

۱۹۹۶  
۱۱/۵/۳۰



# سرائیکی



ہم تھی فرید اشادول مونجھاں کول نہ کر یادول

جھوکاں تھیں آبادول ایہا نیں نہ وہی ہک مٹی



بیاد : سید نذیر علی شاہ (مرحوم)

# سہ ماہی سرائیکی

بہاول پور

ترجمان : سرائیکی ادبی مجلس

شمارہ نمبر ۲۹، ۳۰

جولائی تا دسمبر ۱۹۹۶ء

جلد نمبر

مشاورت ..... پروفیسر ڈاکٹر اسلم اریب  
..... ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر

چیف ایڈیٹر ..... پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک

ایڈیٹر ..... سید دین محمد شاہ  
..... ڈاکٹر نواز کاوش

معاونت ..... قادر مصطفیٰ خان

قلمی مشیر ..... عبدالقیوم اعوان

مقاہ اشاعت : جھوک سرائیکی بہاول پور

قیمت فی پرچہ ۱۵ روپے ، سالانہ ۶۰ روپے

سید دین محمد شاہ ایڈیٹر پبلشر نے جھوک سرائیکی بہاول پور شائع کیا

# تذکرہ

۱	سورق	۱۲	ابقتہ
۲	حمد	۱۳	شوخ ریاستی
۳	نغمیں	۱۵	خواجہ محمد یار فریدی
۴	گالہ مہار	۱۶	اختر علی تنہا
۵	تکلف بر طرف	۱۷	نواز کادش
۶	کلام فرید	۱۸	سید دین محمد شاہ
۷	مضامین :	۱۹	سید دین محمد شاہ
۸	غزلے	۲۰	پروفیسر شوکت مغل
۹	نظمات :	۲۱	ڈاکٹر سلیم ملک
۱۰	سرائیکی ادبی مجلس ، جائزہ	۲۲	رحیم طلب
		۲۳	بستر بھائیہ
		۲۴	گل زیب حسن خاکوانی
		۲۵	سید دین محمد شاہ
		۲۶	پروفیسر منظر مسعود
		۲۷	پروفیسر قاسم جلال
		۲۸	ارشاد خاں
		۲۹	حسن عباسی
		۳۰	مشتاق تنویر
		۳۱	نذیر احمد فریدی
		۳۲	اثر گیلانی
		۳۳	بہار النصار بہار
		۳۴	صابر حشتی
		۳۵	خورشید بخاری
		۳۶	نذیر احمد فریدی
		۳۷	قادر مصطفیٰ خان
		۳۸	
		۳۹	
		۴۰	
		۴۱	
		۴۲	
		۴۳	
		۴۴	
		۴۵	
		۴۶	
		۴۷	
		۴۸	
		۴۹	
		۵۰	
		۵۱	
		۵۲	
		۵۳	
		۵۴	
		۵۵	
		۵۶	
		۵۷	
		۵۸	



ترجمہ:- سید دین محمد شاہ

و علم ادم الاسماء کلہا ثم عرضہ علی الملئکتہ فقال انبؤنی باسماء ہولاء ان کنتم صادقین ○ (۱)

انگریزی

سرائیکی

And He taught Adam all the names then presented him to angles: He Said: Tell me the names of those if you are right

اور (اللہ) نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے، اور انہیں کو فرشتیاں سامنے کھڑی فرمایا جو اگر سچے ہوں تو ان کے نام بتاؤ۔

قالو سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ○ (۱)

They said: Glory be to thee! We have no knowledge but that which Thou has taught us. Surely Thou are the Knowing the Wise

ہاں آکھیا توں پاک ہیں، جتنا علم ہاں اساکوں بخشا ہے اوندے سوا اساکوں کو معلوم نی - بیشک توں دانہ حکمت ہیں۔

## شوخی ریاستی

حمد حمید مجید آکھیں فہمید اے تھل امکانے  
 کیا توفیق ہے وصف ثنا دی طاقت وچ زمانے  
 ذرہ ذرہ ہے واصف وحدت ہر پل لچلے آنے  
 جن انسان حیوان تخلیق حور پری غلامے  
 شمس قمر ہن تابع وچ اے مہر و ماہ جہانے  
 انجم کوکب گرد قمر دے راہندے سرگردانے  
 ستار غفار تیار کتے زمن زمین زمانے  
 جلال کمال مجال رکھیندے ہر دی ہتھ وچ جانے  
 نوری ناری خاکی آبی کردے حمد بیانے  
 انت نہ پاتا قدرت دا بس کہیں دانا دیوانے  
 دم مارن دی جا نہیں او مالک کل جہانے  
 تقسیم مقوم کریندا قاسم تھیندا عقل حیرانے  
 پتھر دے وچ کیرا پالے عالی فیض رسانے  
 دل سرکار دربار تہڈے وچ میڈا عرض اعلانے  
 ہادی مہدی مرشدی میڈا عنایت شاہ ذیشانے  
 وقت نزع دیدار سیں دا جائزاں لکھ احسانے  
 بندگی بندہ بندہ جوڑے نفی نفی فرمانے  
 شوخ دے شعر اشعار توں تھیںی زندہ دل قربانے

### خواجہ محمد یار فریدی

قاصد مٹھا مصریاں ڈیساں ، ہل منا ایویں ونج تے آ  
 دھرک پئے رنھی سرکار کوں راہوں ولا ایویں ونج تے آ  
 قصے سناویں مرد دے ، عاشق سچے پر درد دے  
 یعنی سسی بے پرد دے واگلاں بھنوا ایویں ونج تے آ  
 دکھ درد وچ لاچار ہاں ، بیکار زار نزار ہاں  
 ہر دم تتی بیمار ہاں گھن آ دوا ایویں ونج تے آ  
 کھلسن کراڑ تے کول ہن ، لگن ہزار ببول ہن  
 تھیکر ظلوم بھول ہن ونج بار چا ایویں ونج تے آ  
 نبھدی نہیں ہن کیا کراں ، بے وس تتی چیکاں بھراں  
 دیداں اڑیاں اچیں گھراں ، کی کر دکھا ایویں ونج تے آ

اختر علی تھا

دکھاو اپنا در اطہر محمد یا رسول اللہ  
 ایویں سکدی ونبھاں نہ مر محمد یا رسول اللہ  
 بناں تیڈے ایں دنیا تے بیا کوئی سہارا نی  
 ودی رلدی ہاں جنگل جھر محمد یا رسول اللہ  
 ہاں بد عملی تے بے سملی گناہاں وچ تھئی غرق آں  
 میں کوئی تے کرم چا کر محمد یا رسول اللہ  
 نہ کوئی ہاتھی نہ کوئی سنگتی جیڈے ڈیکھاں اندھارا ہے  
 بناں تیڈے نہ ڈسدا در محمد یا رسول اللہ  
 توں ہیں رہبر رسولاں دا توں ہیں محبوب رب دا سئیں  
 مٹھا مدنی موہن دلبر محمد یا رسول اللہ  
 میڈی قسمت سنوارو چا سخی حسنین دے صدقے  
 میں تنہاں بہوں اتر محمد یا رسول اللہ



”سراییکی“ بہوں دیر بعد تو ہاڈے تک پہنچا ہے۔ ایندے جواب دہج  
اساڈے کول سوائے معذرت دے بیا کجھ کینی۔ اساڈی کوشش تاں ہمیشاں ایہا رہی  
ہے جو پرچہ وقت نال شائع تھیندا رہے، پر کیا کروں جو کوئی نہ کوئی مجبوری یا مسئلہ  
اساڈے ارادے دے سامنے کندھ بن ویندے۔ تے خواب تعبیر دی منزلاں  
تے پکڑ لوں پہلے ہی بے وس تھی ویندن۔ امید ہے جو آئندہ ہر وقت حاضری  
تھیسے۔ انشاء اللہ

پرچے دامعیار تے گیٹ اپ بہتر کرن کیتے اساکوں تو ہاڈے  
قلی تعاون تے مشوریاں دی ہمیشاں ضرورت رہی اے تے رسی، اسانے تو ہاڈے  
مشوریاں دے نانگھے واسوں۔

تہاڈا

ڈاکٹر نوان کاوشے



سید دین محمد شاہ

اخبار ----- جی ہاں اخبار - میرا مطلب ہے کہ ایک دفعہ ہم بس میں سفر کر رہے تھے کہ ساتھ والی نشست پر بیٹھا ایک مسافر اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اچھتی نگاہ ہم نے بھی ڈالی۔ ہم تو ایسے موقعوں کی تلاش میں ہوتے ہیں، کیونکہ اپن میں تو اخبار خریدنے کی قوت ہی نہیں، اور مانگنے میں غار سمجھتے ہیں۔ ہاں کوئی ساتھی پڑھ رہا ہو تو ہم بھی باخبر ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس میں قباحت یہ ہے کہ اخبار کا مالک جو صفحہ کھولے وہی پڑھ سکتے ہیں اگر وہ صفحہ پلٹے تو ہمیں بھی اس کے ساتھ پلٹنا پڑتا ہے

اخبار کا ہر مستقل قاری جانتا ہے کہ مضامین کے لحاظ سے ہفتے کے دن خصوصی ایڈیشنوں کے لیے مختص ہوتے ہیں مثلاً ایک دن سیاسی جائزہ، تو دوسرے روز ادبی ثقافتی صفحہ۔ کسی روز سپورٹس ایڈیشن تو کسی روز بچوں کے لیے خاص کر دیا جاتا ہے

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس روز جس روز کی ہم بات کر رہے ہیں بس میں صاحب اخبار ”خواتین کے ہیر سائل“ سے دل بہلا رہے تھے۔ ”بالوں کے مختلف جوڑوں کا انداز“ ----- مفت خور قاری، اچھتی نگاہ کے ساتھ پیچھے پیچھے۔ لوجی ”لذیذ پکوان بنانے کا آسان طریقہ“ خواتین اور پکوان لازم و ملزوم۔ اب یقین ہو گیا کہ آج خواتین کا ایڈیشن ہے

چنانچہ ہم نے جوؤں سے نجات حاصل کرنے سے لے کر کڑھائی بنائی کے سب نمونوں کا مطالعہ کیا۔ حالانکہ ایک گنجے شخص کو جوؤں سے کیا ”دلچسپی“ ہو سکتی ہے یا جو سوئی میں تاگانہ ڈال سکتا ہو اس کے لیے کڑھائی بنائی سب فضول مسئلے ہیں۔ اور سنو، کپڑوں سے داغ دھبے مٹانے کا طریقہ ---- کیل چھائیوں سے نجات کا نسخہ اور ----- یہ تو ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ واہ بھی واہ، بادام کا حلوہ بنانے کی ترکیب، سجان اللہ۔ اخبار میں جو کچھ لکھا تھا خوب پڑھا۔ اور جو کچھ پڑھا وہ آج ہم لکھ دیتے ہیں کہ بہتوں کا بہلا ہو گا۔ یعنی بادام کی گری آدھ کلو، شکر آدھ کلو، گھی دسی آدھ کلو، کھویا چوتھائی کلو ---- کیوڑہ، الاچھی، زعفران ----- جس چیز میں دلچسپی ہو وہ جلد ہی ذہن نشین بھی ہو جاتی ہے۔ طوے کی تیاری کے مراحل سے جو



ہم گزرتے جاتے تھے 'توں توں بدن میں ایک انجانی قوت سرایت کرتی جاتی تھی۔ کڑھائی میں دبی گھی' اور دبی گھی میں بادام کی گری کڑکڑا ہی رہی تھی کہ ہمارے منہ میں پانی ----- اور مارے خوف و ندامت کے پانی پانی ہو رہے تھے

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ابھی قوت سرایت کر رہی تھی اور ابھی گھبراہٹ میں ڈوب رہے ہیں؟ بس 'ڈوبوؤں کی فضا میں جب منگائی کا خیال آیا تو سارا مزہ ہی کرکرا ہو گیا کہ یہ سب اشیاء جمع کرنا ہمارے بس میں تو ہیں

بس منزل مقصود پر رکی تو ہم اتر گئے۔ پھر نہ وہ صفحہ تھا، نہ پشیمانی۔ مگر خیالات نے کچھ دیر مزید گھیرے رکھا۔ بس ٹھیک ہے۔ طبیعت دوبارہ خوش ہو گئی۔ ایک خوش فہمی نے پھر سہارا دیا۔ یعنی بہشت میں جو "حور" ہمارے حصہ میں آئے گی۔ اسی کو دنیاوی نسخے کے مطابق اشیاء جمع کرنے کا حکم دیں گے۔ امور خانہ داری کی نند یافتہ حور سے بادام کا حلوہ تیار کرائیں گے، اس سائل دار جوڑے والی حور سے، جس کے گل کیل چھائیوں کے داغوں سے پاک ہوں گے۔ لباس بھی داغ دھبوں سے پاک ہو اور جوؤں کا تو بہشت میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بس 'سب مسئلے حل' "جنت میں" موت کے بعد! انشاء اللہ!

پروفیسر سجاد حیدر پرویز دی

سرائیکی ادبی تاریخ بارے تحقیقی تے تنقیدی کتاب

125 روپے ادبی پیکٹ

## سرائیکی ادب ٹور تے پندھ

(1980 تا 1995 دی مکمل ادبی دستاویز)

صفحات 632 کل قیمت 250 روپے

سرائیکی لکھاریاں، سرائیکی ادبی اداریاں تے لائبریریاں کیتے اس اشتہار دے حوالے نال ادھی قیمت اتے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل منگواون تے باویسہ روپے ڈاک خرچ علاوہ منی آرڈر کرو

مجلس سرائیکی مصنفین پاکستان - چغتائی بلڈنگ - بلوچ نگر - مظفر گڑھ

سہ ماہی "سرائیکی" بہاول پور

عطیہ



ترجمہ:- علامہ محمد عزیز الرحمن مرحوم  
پیشکش:- سید دین محمد شاہ

میرے عجوب (کے مظاہر قدرت) دنیا کی  
صورت متشکل ہو گئے اور ہر صورت  
میں وہی (جلوہ نما اور) ظاہر ہے

کہیں آدمؑ کا ظہور ہوا اور کہیں شیتؑ کا  
کہیں نوحؑ اور کہیں ان کا طوفان آیا  
کہیں ابراہیمؑ خلیل اللہ شریف لائے  
کہیں کنعان میں یوسفؑ آئے

کہیں عیسیٰؑ اور الیاسؑ نبی پیدا ہوئے  
اور کہیں پچھنؑ ، رام اور کاہن آئے

کہیں ذکریاؑ اور یحییٰؑ ہیں اور کہیں  
حضرت موسیٰؑ بن عمران تشریف فرما ہوئے

کہیں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان شرف  
افزائے وجود ہوئے اور کہیں صاحب شان  
اسد اللہ علی ابن ابی طالب جلوہ گھر ہوئے

بن دلبہر شکل جہاں آیا  
ہر صورت عین عیان آیا

کتھے آدمؑ کتھے شیتؑ نبی  
کتھے نوحؑ کتھاں طوفان آیا

کتھے ابراہیمؑ خلیل نبی  
کتھے یوسفؑ دج کنعان آیا

کتھے عیسیٰؑ تے الیاسؑ نبی  
کتھے پچھنؑ ، رام تے کان آیا

کتھے ذکریاؑ کتھے یحییٰؑ ھے  
کتھے موسیٰؑ بن عمران آیا

ابوبکرؑ ، عمرؑ ، عثمانؑ کتھاں  
کتھاں اسد اللہؑ زی شان آیا

کتھے احمد، شاہ رسولان دا  
محبوب سمجھے مقبولان دا  
استاد نفوس عقولان دا  
سلطانان سر سلطانان دا

نزول کتھاں جبریل کتھاں  
توریت زبور انجیل کتھاں  
آیات کتھاں ترتیل کتھاں  
حق باطل دا فرمان آیا

کل وچ کل شئی ظاہر ہے  
سونہا ظاہر عین مظاہر ہے  
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے  
کتھے درد کتھاں درمان آیا

کتھے ریت پریت دا ویس کرے  
کتھے عاشق تھی پردیس پھرے  
کھلے گل وچ بارو کتھیں دھڑے  
لٹ دھاری تھی مستان آیا

خاموش فرید اسرار کنوں  
چپ بیہودہ گفتار کنوں  
پر غافل نہ تھی یار کنوں  
ایہو لاریبی فرمان آیا

کہیں رسولوں کے شہنشاہ، ہر مقبول  
کے محبوب اور ارواح و ملائک کے استاد  
(نبی آخر الزماں) احمد علیہ السلام تشریف  
لائے جو سلطان السلاطین ہیں

کہیں جبریل، کہیں توریت، زبور اور  
انجیل، کہیں آیتیں ہیں اور کہیں خوش خوانی  
ہے، قرآن کی، جو حق و باطل میں فرق  
کرنے آیا ہے

ہر چیز میں اس کا جلوہ ہے بلکہ (جلوہ فرمائی  
کی انتہا یہ ہے کہ) محبوب عین مظاہر (قدرت)  
ہو گیا ہے۔ کہیں ناز و نیاز کا ماہر ہوتا ہے  
اور کہیں درد اور دوا ہو کر آتا ہے۔

کہیں رسم و رواج کا بھیس کرتا ہے،  
کہیں عاشق ہو کر پردیس میں پھرتا ہے  
گلیں کہیں خونی بال کھلے ہوئے چھوڑ کر  
لٹ دھاریوں کی صورت میں وہ مست  
پھرتا ہے۔

اگرچہ یہ سب مظاہر قدرت الہی ہیں مگر  
اے فرید ان راز کی باتوں کو بیان نہ کر  
اور خاموش ہو جا۔ اس بیہودہ گفتار کو  
چھوڑ دے مگر یاد سے غافل نہ ہو جانا  
کہ، بے عیب فرمان سے



پد ، دے لفظی معنی ہن - پیر - قدم - نشان - کھوج - درجہ - وڈائی - رتبہ - عمدہ - مرتبہ - خطاب - شان ( ہندی اردو لغت \* اصطلاح ایچ " پد " " حمد " کون آکھن - پداں کون بدھ

اس اتے گوتم بدھ دی دھما ( زوال ) دے زمانیاں دی تخلیق آکھیا ویندے - اے تہیہ پد گتتری وچ پنچھاہ ہن - انہاں دی زبان برصغیر ہند و پاک ایچ مسلمانان دے آون کون پہلاں دی ہے انہاں پداں دی گول پھول اتے لبھن دا حال ایس طرحاں ہے :-

" پنڈت ہرا پرشاد شاستری " بنگالی زبان کی قدامت ثابت کرنے کے لئے قدیم مخطوطوں کی تلاش میں ۱۹۰۷ء میں نیپال گئے جہاں انہیں آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا وہ مواد ملا جو بدھ سدھوں اور بھکوں کی تخلیق ہے - پنڈت شاستری نے ایک مجموعہ کلام مرتب کیا جسے عام طور پر " بدھگان ودوبا " کے نام سے جانا جاتا ہے اس مجموعہ میں ۴۷ مکمل پدوں کے علاوہ ایک ناکمل پد ہے باقی ناپید ہیں ان کے علاوہ چند مختصر نظمیں بھی ہیں - اس کتاب میں کل ۸۴ مصنفین کا ذکر کیا گیا ہے " ( پراچین اردو ص ۱۲ )

پنڈت جی نے ہر پد دے نال اوندے شاعر اتے راگید دا ناں وی لکھے ۱۹۱۷ء وچ شاستری جی دی کتاب بنگالی رسم الخط ایچ چھپی جیندے وچ انہاں پداں دا تفصیلی مطلب سنسکرت زبان ایچ لکھیا گیا ہا - شاستری جی نے اور کتاب دی ماک ( دیباچے ) وچ انہاں پداں دی زبان کون سندھیا بھاشا ، یعنی سندھی زبان آکھے اتے کتاب کون بنگالی زبان ایچ مرتب کرن دے باوجود پداں دی زبان کون بنگالی نہیں آکھیا - پر نویں بنگالی ادیب شاستری جی دی کتاب کون پرانی بنگالی زبان دے ثبوت دے طور تے پیش کریندن حالانکہ شاستری جی نے آپ اول زبان کون سندھی ، آکھیا ہئی - ڈاکٹر شہید اللہ نے انہاں پداں کون جدید بنگالی زبان ایچ بدل کے انگریزی ترجمہ نال کراچی یونیورسٹی توں چھپوایا اتے اپنی کتاب بنگالی قواعد ایچ انہاں کون بہوں پرانی بنگالی زبان دا نموناں بنا کے پیش کیتا -

شیر علی کاظمی نے ۱۹۸۲ء ایچ شاستری دی مرتب کیتی ہوئی کتاب " بودھ گان ودوبا " وچوں

کدے ہوئے بارے ۴۷ پداں کوں اردو رسم الخط وچ منتقل کر کے لفظی ترجمے نال مکتبہ الملوک کراچی توں چھپوایا ۔ انہاں پداں دے ترجمے تے وڈی محنت کیٹی اتے ہک علمی تحقیق کوں اردو دان لوکاں دے اگوں رکھیا ۔ کاظمی ہوریں دی کتاب دی مدت نال میں اے مضمون لکھ کے سرائیکی ادب تے زبان دے پرٹھا کو آں دے اگوں رکھیندا پیاں ۔

انہاں پداں دے لکھن دا زمانا اٹھویں توں ڈھویں صدی آکھیا ویندے اتے انہاں دی زبان کوں اپ بھرنش ، آکھیا ویندے : اپ بھرنش اوں ہلکی تے گھٹائی زبان کوں آکھدن جڑی ۱۔ کرامر دے اصولاں دے مطابق ناں ہووے ۲۔ سنسکرت توں وکھری ہووے اتے ” پراکرت “ اوں مقامی زبان کوں آکھیا ویندے جڑی سنسکرت توں بہوں متاثر ہووے ۔ زبان دے ماہر ایں گلھ تے متفق ہن کہ اپ بھرنشاں دا زمانا ۶۰۰ توں ۱۰۰۰ تیں ہی ، گوری شنکر دے حوالے نال علامہ عتیق فکری اپ بھرنشاں بارے عتیق العتیق وچ لکھدن ۔ ” اپ بھرنش کا رواج گجرات ، مالوہ ، جنوبی پنجاب ، راجپوتانہ ، ارنٹی مندسور ، وغیرہ مقامات میں تھا ۔ دراصل اپ بھرنش کوئی زبان نہیں ہے بلکہ ماگھدی وغیرہ مختلف پراکرت بھاشاؤں کے اپ بھرنش یا بگڑی ہوئی مخلوط بھاشا ہی کا نام ہے “ ( صفحہ ۱۳۱ )

ایں توں اگوں او لکھدن :-

” اسی اپ بھرنش کی بگڑی ہوئی شکل ہندی زبان ہے جو دشور سینی بھی اس قدیم زبان کی صورت ہے جو پراکرت یعنی قدیم تصور کی جاتی ہے یہ زبان گدھ ، راجپوتانہ ، جنوبی پنجاب بلکہ سندھ تک بھی استعمال ہوتی تھی “ ( صفحہ ۱۳۲ )

ایں گلھ تے ضرور حیرانی تھیندی ہے کہ اے پد نیپال اچ وچ ملن ، پر ایندے نال اے پتہ لگدے کہ زبانیں کیویں پندھ کپیندیاں ہن اتے اگوں تے لڑیاں رہندیاں ہن ایویں نظر دے کہ جڑے ویلے پدھاں کوں ” علاقہ نکالی “ ڈٹی گئی تاں ول دی او آپنی زبان کوں سینے نال لئی رہے ۔ انہاں پداں وچ انہاں دیاں او صوفیانہ گالھیں موجود ہن جڑیاں پراکرتاں اتے اپ بھرنشاں وچ عام ہوندیاں ہن کوتم بدھ توں پہلاں ایں علاقے دی بولی بارے علامہ عتیق فکری لکھدن :

آج سے ۷۰۰ ق۔ م جبکہ بدھ کا ظہور بھی نہیں ہوا تھا سندھ سے لیکر گدھ تک ایک ایسی زبان رائج تھی جسے رشت نوردم معلم بھی استعمال کرتے تھے اور وہ سب جگہ تھوڑے



سے اختلاف کے ساتھ سمجھی جاتی تھی۔ اس زبان کے متعلق اتنا کہ دینا کافی ہے کہ وہ غنیمت تو نہیں تھی اور یہ تمام محققین کا فیصلہ ہے اور نہ اس وقت پالی زبان تھی۔ جہاں تک تحقیق کا تعلق ہے ڈراویڈیں زبان اور سنھالی اس کے علاوہ آرامی اور کوئی ملی زبان جس میں ہمیں سمیرن نسل کے الفاظ بھی مل جاتے ہیں \_\_\_\_\_ غرض

۱۰۰ ق۔ م کی زبان ایک اعلیٰ علمی زبان تھی اور اس میں پاکیزہ خیالات اعلیٰ شاعری اور اہل دل کے جذبات کی پوری پوری صلاحیت تھی “ ( ص ۱۰۱ )

شاعری جی نے پداں دی زبان کوں سندھیا بھاشا ، ( سندھی زبان ) آکھے - ” سندھ  
 “ تاریخی لحاظ نال ” ہند “ توں ہمیشاں الگ ریے - تاریخ دان لکھن کہ اگلے  
 وقتاں اچ ” ہند “ تے ” سندھ “ ڈو الگ الگ ملخ ہن - انہاں وچوں جیکوں ”  
 سندھ “ آکھیا ویندے او دکن توں کشمیر تئیں دا علاقہ ہے جیکو ” سندھ دی وادی دی  
 آکھن - آج دی سندھی زبان دے ادب کوں پھولوں تال ایندے پرانے ادب نے اچ  
 دی سرائیکی زبان دے اثرات صاف دسین ایس لنگوں پرانے سندھی ادب کوں سرائیکی ادب  
 آکھن زیادہ مناسب ہے -

”خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ سندھی ۱۱۰۰ء کے لگ بھگ سندھی سے علیحدہ ایک مستقل زبان بن گئی اس لئے پرانی سندھی تحریریں سرائیکی سے بڑی مماثلت رکھتی ہیں۔ غرض یہ کہ سرائیکی زبان کی دوسری ہم عصر زبان سندھی کا ادب بھی زیادہ سے زیادہ ۱۳ویں صدی عیسوی کے نصف آخر تک ملتا ہے بس“

(تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند جو دہویں جلد ص ۲۶۵)

پنڈت شاستری اتے سید شبیر علی کاظمی دے خیال دے مطابق پداں دی زبان اتے ، اوں زمانے دی سندھی زبان دے اثرات بالکل نشاں ہن او لکھدن :

”موجودہ پنجاب میں بودھ سدھ کا حلقہ اثر نمک کے پہاڑ کے ارد گرد زیادہ تھا۔

یہ عام طور پر کن کٹے فقیر، کہلاتے تھے“ (پراچین اردو ص ۱۵)

(۱۵)

(۱) اچھا اے گلہ آکھنا نا مناسب نہیں کہ کوہستان نمک دا علاقہ ، کالا باغ ماڑی انڈس ،

میانوالی ، داؤد خیل وغیرہ اج دی سرائیکی بولن آله علاقے (وچ شامل ہے) ————— پد

پدھ سدھ عالماں دا او کلام ہے جہڑا انہاں نے آپے مریداں کیتے آکھیا ہئی۔ آکھیا ویندے

بدھ مذہب ، دراصل آریاؤں اتے انہاں دی زبان سنسکرت دے خلاف شروع تھیا ہئی ۔  
 پدھاں دی عوامی زبان ماگدھی ( بہار دے علاقے دی بک زبان ) ہئی اتے ادبی زبان پالی ،  
 ہئی ، شبیر علی کاظمی لکھدن ۔

حقیقت یہ ہے کہ پالی اپنے وقت کی مروجہ پراکرت کی ادبی صورت ہے ، پالی دراصل  
 من یا سطر کو کہتے ہیں اور یہ لفظ قطار اور حاشیے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔  
 پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی ہے “ ( پراچین اردو ص  
 ۱۲ )

حیاتی ایس گلھ دی ہے کہ پال تے پالی دے لفظ اچ وی سرائیکی زبان وچ انہاں معنیاں  
 وچ استعمال تھیندن ۔ پالی ( واحد - قطار ) پایاں ( جمع - قطاراں ) اینویں ای پہلی پالی  
 - ڈوجھی پالی - تریجھی پالی ( پہلی قطار - ڈوجھی قطار - تریجھی قطار ) دے لفظ وی  
 سرائیکی وچ عام ورتے ویندن ۔ ڈو سرائیکی فقرے دیکھو ۔

۱- پوچھن تے چار پالاں بنا ڈیو ( چھاپ گری دی اصطلاح ) پالاں — قطاراں (

۲- اندر پھل بناؤ باہروں لمبی پالی بناؤ ( چھاپ گری دی اصطلاح ) ( پالی — حاشیہ )

اینویں ای گلکار فرش لیندے ہوئیں زمین کوں بدھرا کر کے سٹھاں دیاں جڑیاں قطاراں  
 باہروں باہروں پہلے پہلے لینرے انہاں کوں وی پالاں آکھدن ۔ پال واحد ہے پالاں جمع  
 ہے اتے پالی ، دی تصغیر ہے ۔

سرائیکی زبان اچ تیلی کوں چاکی آکھدن لیکن ملتان وچ تیلی کوں پالی وی آکھدن ۔ میں  
 ایندا اگا پیچھا جانن کیتے کوکھو چلاون آلے پایا ( تیلیاں ) کنوں وی پچھے پرکئی اے نیں دس  
 گیا کہ انہاں کوں پالی کیوں آکھدن ، ہو سکدے پرانے وختاں وچ پالی زبان بولن آلے  
 ای تیلی ہوندے ہوں اتے اے لفظ بعد اچ تیلی کیتے ورتیا ویندا رہا ہوئے ۔

پالی زبان کوں مونڈھی ( ابتدائی ) اردو آکھیا دنج سکدے اتے ایسا گلھ پراچین اردو ، دے  
 مصنف دا بنیادی خیال ہے ۔ اختر اورینوی دے حوالے نال پروفیسر احتشام حسین لکھدن : ”  
 میں پالی کو اردو زبان کی اصل قرار دیتا ہوں “

( ہمیش لفظ — داستان زبان اردو از ڈاکٹر شوکت سبزواری )

جیکر پالی ، اردو زبان دی اصل ہے اتے اساں پالی دھوں سرائیکی زبان دے منڈھ پاند لہجہ



گھنوں تان اردو دی ترتیب اچ سرائیکی زبان دا حصہ ثابت تھی ویندے ۔۔۔۔۔  
تاریخ ویندی ہے کہ جڈانہ بدھ برباد تھئے تان انہاں دے نال انہاں دی زبان دی گھائی  
دات آگئی

جیویں جو اتے ڈسیا گئے کہ پداں دی زبان اوں پرانی پراکرت دی اپ بھرنش ہے  
جیندے اتے ماگدھی اتے شور سینی زبانیں دے اثرات ہن وجہ اے ہے کہ گلدھ ڈیس  
دے راجا کڈانہیں وچلے اتے کڈانہیں پچھا دھی ہند دے حاکم رہ گن ۔ انہاں دی  
بولی ، مقامی لوکاں دیاں بولیاں نال رلدی مدی رہی ۔ پوادھی تے پچھادی پراکرتاں دے  
میل جول نال اے اپ بھرنش بنی جیندے ادبی نمونے اے پدہن سچ تان اے ہے کہ  
زبانیں کتھائیں جم نہیں ویندیاں رھندیاں ۔ اے ویلے وخت دے نال نال جاہیں تے مرکز  
بدلیاں رھندیاں ہن علامہ عتیق کمری لکھدن :

” ہندوستان میں سیاسی طاقت کے مرکز کے ساتھ ساتھ زبان کی فوقیت کا مرکز بھی بدلتا  
رہا ۔ اول اول یہ مرکز پنجاب میں رہا پھر کوسلہ میں آگیا پھر گلدھ ( بہار ) میں تبدیل  
ہو گیا اور آخر کار جس زمانے میں سنسکرت ملک کی عام زبان ( لنگوا فرینکا ) بن گئی تھی تو  
یہ صرف جنوبی ہندوستان کا علاقہ تھا جہاں ہندوستان کی نہایت اہم دیسی زبان رائج تھی  
“ ( ص ۹۲ ) ہندوستان کے دسے پاسے ادہو دکن ہے جتھاں اردو دا سندھ بیدھی دکن  
وچ آریاواں دے بھجائے ہوئے دراوڑاں دی زبان دا اثر ہا ۔ دراوڑی ہی سرائیکی زبان مری  
پرانی شکل ہئی ۔ ایں لنگوں دکن دی زبان تے سرائیکی زبان دے اثرات اج دی صاف  
دسدن ( حوالے کیتے دیکھو قدیم اردو کی لغت مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی ۲ ) دکنی اردو کی لغت  
مرتبہ مسعود حسین خان ۔ غلام عمر خاں ) ایہا گالھ ہے کہ پرانی اردو وچ سرائیکی لفظاں ،  
خاوریاں ، ترکیباں اتے مصدران دی بہوں وڈی کستری موجود ہے ۔

انہاں پداں کوں پرانی اردو آکھیا وچ گلدے لیکن اصل اچ انہاں وچ ہزاراں سال  
پرانی اوں زبان دیاں نشائیاں ہن جہڑی دراوڑاں کنوں پہلاں اتھاں بولی ویندی ہئی اے منڈا  
قبیلیاں دی زبان دیاں دی نشائیاں ویندی ہے جہڑی ہند دے ابھے لے آئے پاسے بولی  
ویندی ہئی ۔ منڈا قبیلے اج توں پنج ہزار سال پہلے اتھاں وسدے ہن جنہاں اتے  
دراوڑاں نے آن حکومت کیتی ۔ عین الحق فرید کوٹی لکھدن :

” برصغیر میں منڈا قبائل دراوڑوں سے بھی پہلے موجود تھے۔ دراوڑوں کے درود کے بعد قبائل کہیں ان کے ساتھ مل جل کر آباد رہے اور کہیں الگ تھلک شمالی ہند کی زبانوں پر اس گروہ کے اثرات کافی گہرے ہیں ( اردو زبان کی قدیم تاریخ ص ۱۲۲ )

چار حیدر لکھدن :

” وادی سندھ کی پانچ سال پرانی تہذیب سے پہلے ہمیں یہاں دراوڑ اور منڈا قبائل کی زبانوں کے نمونے ملتے ہیں جن میں سندھی ، ہندی ، سرائیکی اور ہندکو زبانوں کی پرانی ٹھہریں نظر آتی ہیں۔ \_\_\_\_\_ آریاؤں نے اس زمانے کی عوامی زبان دراوڑی ہی کو صاف کر کے اس میں اپنے وید لکھے مہاتما گوتم بدھ نے اپنی تبلیغ کیلئے مقامی زبانوں کے امتزاج سے ایک زبان وضع کی جسے پالی کہا گیا۔ بدھ بھکشو اسی میں اپنا مذہبی ادب محفوظ کرتے تھے۔ یہ زبان ٹیکسلا میں پھولی پھولی اور اشوک اعظم کے زمانے میں عام لوگ اسی میں گفتگو کرتے تھے۔ پسپا ، پالی ہی کی ایک شاخ تھی جس میں سرائیکی اور سندھی کا عنصر نمایاں تھا @ \_\_\_\_\_

( سہ ماہی ادبیات اسلام آباد شمارہ ۱۰ -- ۱۲ ص ۲۱۶/۲۱۷ ) آریاواں نے دراوڑاں کو انہوں کڈھ کے اپنی اوں زبان کوں کھنڈایا جیکوں بعد اچ پاک صاف کر کے سنسکرت داناں ڈٹا گیا۔ لیکن بدھاں نے ایں زبان کوں ورتن دی بجائے پالی زبان کوں کھنڈایا جیندا نتیجہ اے نکھتھا کہ سنسکرت بہوں گھٹ تے تھولے جہیں طبقے وچ بولی ویندی رہی۔ جینویں جو عتیق فکری نے لکھے :

یودھوں کے دور عروج میں ( ہم نے اس بات کو ثابت کیا ہے ) سنسکرت اس وقت تک ایک مردہ زبان تھی اور چند برہمن مذہبی رسوم وغیرہ میں اسکا استعمال کرتے تھے مگر اس کا جرم تھا اور بڑی سخت سزا دی جاتی تھی سارے ہندوستان میں علمی طور پر تو پالی کا چرچا تھا جو ویدک زبان سے کسی صورت میں قدیم نہیں تھی یا پھر یہاں کی دیہی زبان تھی جو گدھ سے لیکر سندھ اور ملتان کے علاقے کی زبان پر مبنی تھی اس کی سب سے بڑی شہادت یہ ہے کہ ملتان ۲۰۰۰ ق م میں اپنی عظمت کے لحاظ سے تمام جنوبی ہند اور وسط ہند کا ایک لحاظ سے کعبہ تھا \_\_\_\_\_ اور جب ہم ٹکسلا اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بہت بڑے آشرم اور پاٹ شالے اور درسگاہیں قبل مسیح کی موجود

پاتے ہیں تو پھر ہمیں اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ ملتان شروع ہی سے قدیم قوموں کا وہی مرکز رہا ہے “ ( صفحہ ۸۱-۸۰ )

غسکرت نے ویدک کنوں نہیں بلکہ مقامی زبانوں کنوں فیض پاتا ، دخت گرز نال غسکرت اتے پالی زبانوں تال مک سنیاں ( غسکرت آریاواں دے نال لگی اتے پالی بدھاں نال ) پر دراوڑاں کنوں پھلاں دی بولی ونجن آلی عوامی زبان ” سرائیکی “ اج وی وڈی ج دھج پئی ہے ۔

میں سجاد حیدر دے حوالے نال اتے لکھ چکاں کہ سرائیکی زبان پسچی یا پیشچی گروہ نال تعلق رکھندی ہے ۔ لسانیات دے مامدرے محقق اتے گندھارا ریسرچ پراجیکٹ سنٹر سوات دے ڈائریکٹر سسٹیں پرویش شاہین ہک جاتے لکھدن :

” میری تحقیق کے مطابق سرائیکی زبان خضراب کے پہاڑوں سے لیکر دکن تک پھیلی ہوئی تھی اور یہ پیشچی خلدان کی زندہ و تابندہ باقیات میں سے ہے ۔ اسی پیشچی خلدان کو آج کل یار لوگوں نے دردی کا نام دیا ہے جس کو کبھی یہ اپنی لائیلی کی وجہ سے آریائی ، ہند آریائی اور کبھی کیا اور کبھی سنیا کہتے ہیں میں نے اسے دراوڑی گروپ کی زبان سمجھ کر کام کیا ہے اور کر رہا ہوں “

میڈے خیال موجب اے پدبک ہزار سالاں توں وی زیادہ پرانے ہن ۔ انہاں پداں دی پرکھ پڑچول زیادہ ڈٹکھائی اج کیتی ونجے تال پتہ لگدے کہ اے پد اپنے اندر سرائیکی زبان دا اور سمل تے خزانہاں گھدی وڈن جھری ہزاروں سالاں دا پندھ کر کے آندا پئے اتے اج وی سرائیکی زبان وچ استعمال تھیندے پر اج دی زبان اچ زیادہ صاف ، مانجھیا ہونیا چمکدار تھی گئے ۔ زبان اچ اے بدن کئی حریانی آلی گالھ کائیں ۔

پیاں دے علاقے توں ملن آلے اے پد جھرتے بنکال توں بھوندے ہوئے وادی سندھ تئیں ونجن سرائیکی زبان دی او شکل ہن جھری موجودہ سندھی زبان دے جنم کنوں پہلے کوہستان بنک وچ موجود ہئی کوہستان بنک بدھاں وا تہذیبی مرکز ہئی جتھاں پالی بولی ویندی ہئی ۔ اج اسل انہاں پداں دا مطالعہ این لنگوں کریندے پئے ہیں کہ انہاں دی زبان دے حوالے نال قدیم سرائیکی زبان دیاں نشانیاں نشاں تھیں سکن ۔ میں پداں اچ موجود سرائیکی لفظاں ، ترکیباں اتے آکھاناں کوں اتھاں لکھد پیاں کجھ لفظ اے ہن :



دکھیر ( رکھ ) - تند ( تندر ) کاڑے کاس - ایکوے بکوا/یکو - چکھل ( چکر ) - ہاٹے  
 واٹ - مابھیس ( منجھ - درمیان ) - گھرولی - نمبر ( نمبر - بے خوف ) - ( مریلی )  
 دسبرو - نئی نئی ( نت نت ) کنٹھا - سچی ( سچ ) - پت - پر - بھاگ - رانی ( راتیں )  
 - تندالو ( تندالو ) - موکل - پنے - گل پاس ( گل پھاسی ) - من - دوشے ( دوسن )  
 - پوتھی ، موڑھا ( مورکھ ) - باڑی ( واڑی ) - سونا - رپا - یاہمن - تل -  
 انت - گھاٹ - نائک - اندھاری - رنگ - کھالا ( چھوٹی نہر ) آس - کوٹھا - دیواہ ( دیواہ ) -  
 ادھوراتی ( ادھ راتیں ) - پار اوارے ( پار اروار )

افعال و مصادر :- پانٹھا ( پیٹھا ) - دیتھا ( دیتھا ) - جاگنی ( جاگی ) سماکو ( سمائی ) - گھرونی  
 ( گھری ) چاپنیو / چا پی ( چائے ڈیون توں ) - بھاجنی ( بھجی ) - جلی آ ( جلی ) پھوٹلا ( پھٹن توں )  
 ( وگن توں )

## اکھان

۱۔ ہک سرائیکی اکھان ہے - ” ڈوہی ٹھنیں ٹھنیں پوندی (ترجمہ :- دوبا ہوا تھنوں  
 میں واپس نہیں جاتا) جیندا مطلب انگریزی دی این کماوت وچ ہے ” Once Done  
 can not be ..ndone“ پد نمبر ۳۳ دا ہک مصرع ہے ، دوہل دودھو بنے سامائی ، ( ترجمہ -  
 دوبا ہوا دودھ کیا تھنوں میں داخل ہو سکتا ہے ؟ ) اینویں نظر آندے کہ پالی زبان  
 اچ اے پرانی کماوت ورتی ویندی رہی ہے اتے اچ سرائیکی وچ موجود ہے پد دے  
 مصرعے وچ دودھو ، دا لفظ اچ دی بالان نال الاون اچ مانواں درتیدن - اتے سامائی  
 ( سمائی ) دے معنے ہن داخل تھنوں ، آون -

۲۔ ہک بیا سرائیکی اکھان ہے ” چور کون آہدے چوری کر - سادھ کون آہدے  
 بھنی ویندی “ ( ترجمہ - چور سے کتا ہے چوری کر - مالک سے کتا ہے لوٹے جا رہا  
 ہے ) سرائیکی وچ چور دا الٹ ( متضاد ) سادھ ہے - پد نمبر ۳۳ دا ہک مصرع ہے ،  
 جو چور سوہی سادھی ، ترجمہ - جو چور ہے وہی ایماندار ہے ) این مصرعے وچ چور تے  
 سادھ ڈونیں الٹ لفظ ورتے گن - سرائیکی وچ دی سادھ دے معنی شریف انفس تے

ایمبار دے ہن

۳۔ بک سرائیکی اکھان ہے

یاراں دی بجاہ بھتاراں / بھتاری تے

(ترجمہ - اپنوں / آشناؤں کا غصہ غیروں پر)

پد نمبر ۲۰ بھتاری دا لفظ ایں استعمال تھئے

ع - ہووے زراشی کھمن بھتاری (ترجمہ - مجھے خواہش نہیں خالی ذہن میرا شوہر

ہے) جیکر سرائیکی اکھان اچ بھتاری دے معنے شوہر یا خاوند دے گھدے ونجے

ایکوں -----، سمجھیا ونجے (پہاکا -- عورت دا بنایا ہویا طنزیہ اکھان ہوندے) تاں

ایندے معنے ہوسن

(ترجمہ -- آشناؤں کا غصہ خاوند پر) یعنی یاراں دی کاوڑ نپے تے، ایں طرحاں اے

پہاکا کیڈا با معنی ویندے -

سرائیکی اکھان ہے ”سیہ کنوں نمھیں ڈریا پیہ کنوں ڈر گیاں“

(ترجمہ -- شیر سے نہیں ڈرا چغل خور سے ڈر گیا ہوں)

پد نمبر ۲۲ اچ سیہ، دا لفظ ایں استعمال تھئے

ع - نئی نئی سیالا سیہ سم جو جھئی

(ترجمہ -- بار بار گیدڑ شیر سے لڑتا ہے)

اے لفظ اچ وی سرائیکی اکھان دے ذریعے سرائیکی وچ موجود ہے

## مشترک مصرعے

- پداں دے مصرعے
- ۱۔ جا ایتھو چاہم سوا ایتھو ناہی ( جو میں یہاں چاہتی ہوں وہ نہیں ہے ) ۲۰ جو ایتھوں چاہم سوا ایتھوں ناہی
- ۲۔ جوئی شو جام مرن بی توئی شو ( جیسے جنم ہوتا ہے ویسے موت بھی ) ۲۲ جیویں جو جم ، مرن وی اوباشے
- ۳۔ جیونے موکیلے ناہی بٹے شو ( جیسے اور مرنے میں فرق نہیں ) ۲۲ جیون تے موئے ناہی فرق
- ۴۔ جامے کام کی کام جام ( جنم کام سے ، کام جنم سے ) ۲۲ جم کم نال ، کم جم نال
- ۵۔ جو ایتھو بوجھئی شو ایتھو بودھ ( یہاں جس نے سمجھ لیا وہ بدھا ہے ) ۲۷ جیں ایتھوں بجھی سوا اتھاں بدھ
- ۶۔ جو چو سز ہی سادھی ( جو چور ہے وہی ایماندار ہے ) ۲۳ جو چور سو اوہو سادھ

## کتابیات

- ۱۔ اردو زبان کی قدیم تاریخ ( عین الحق فرید کوئی ) ۱۹۷۹
- ۲۔ العتیق العتیق ( علامہ عتیق فکری ) ۱۹۷۱
- ۳۔ پراچین اردو ( سید شبیر علی کاظمی ) ۱۹۸۳
- ۴۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند ( پنجاب یونیورسٹی )
- ۵۔ داستان زبان اردو ( ڈاکٹر شوکت سبزواری ) ۱۹۸۷
- ۶۔ سہ ماہی ادبیات شمارہ ۱۰ تا ۱۲ - ۱۹۹۰
- ۷۔ لغت ہندی اردو ( راجہ راجیور راؤ اصغر ) ۱۹۳۹



## خواجہ غلام فرید تے تصوف

ڈاکٹر سلیم ملک

خواجہ غلام فرید دی ساری حیاتی تصوف دے رنگ ایچ رنگی ہوئی ہئی۔ آپ سلسلہ چشتیہ دے بالکل بزرگ ہن تے آپ دی وجہ توں انویس صدی ایچ بہاول پور دا علاقہ چشتیہ سلسلے دی قیادت کریندا ہویا نظر آندے۔

خواجہ غلام فرید دی چوتھی پشت ایچ قاضی محمد عاقل، قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی دے ہتھ تے بیعت کیتی ہئی تے چشتیہ سلسلے ایچ شریک تھئے ہن تے ایں طرحاں آپ دے خاندان ایچ چشتیہ سلسلے دی گدی شروع تھئی۔ آپ دے ڈاڈا خواجہ احمد علی آپڑیں وقت دے اتنے وڈے عالم ہن جو حضرت محمد سلیمان تونسوی دی انہاں توفیض پاتا ہا۔ آپ دے والد مولانا خدا بخش ظاہری علم تے باطنی اسرار دے شاہور ہن۔ آپ دے وڈے بھرا دا ناں حضرت فخر جہاں دہلوی دے ناں تے فخر الدین تے آپ دا ناں حضرت بابا فرید شکر گنج دے ناں تے غلام فرید رکھیا گیا۔ ایں طرح خواجہ غلام فرید دا نسبی سلسلہ حضرت عمر فاروق توں شروع تھیندے تے کئی وڈیں عالمیں تے مشہور صوفیوں توں ترپدا ہویا آپ تائیں پجدے۔

خواجہ غلام فرید ہک خاص مذہبی ماحول ایچ اکھ کھولی ہئی۔ آپ کوں سبھ توں پہلے کلام پاک حفظ کرایا گیا۔ اجن آپ دی عمر اٹھ سال ہئی جو آپ دے والد رضا تھی گئے تے وڈے بھرا گدی سنبھالی۔ بھرا آپ دی تربیت وڈی فکر تے سمجھ نال کیتی۔ عربی، فارسی دا علم سکھایا گیا تے صوفیا دے وظائف ازبر کرائے گئے۔ نواب بہاول پور دی فرمائش تے آپ دی باقی تربیت شاہی محل ایچ تھئی۔ تیرہ سال دی عمر ایچ وڈے بھرا دے حت تے بیعت کیتونے۔ سولہ سال دے تھئے تاں ظاہری علوم سکھ چکے ہن تے دل باطنی علوم دا سلسلہ شروع تھی گیا۔ صوفیاء دے چلے کٹن پئے گئے تے سلوک دیاں منزلان مارن پئے گئے۔ اجن خواجہ غلام فرید دی عمر ستادی سال ہئی جو انہاں دے وڈے بھرا تے پیر مرشد خواجہ فخر الدین وی رضا تھی گئے تے عین جوانی ایچ آپ پیری مریدی دی گدی تے بیٹھے۔

خواجہ غلام فرید کوں عبادت تے ریاضت دا وڈا شوق ہا۔ دنیا دا شور تے ہنگامہ تے ملن جلن آلیں دا آونج

انہی دی محبت تے وظائف اچ وڈا خلل پیندا ہا۔ آپ نے ایندا اے حل سوچیا جو روئی اچ چلے گئے۔ اتھن ہک موبہ تیار کراونے تے اتھن آپریں چلیں تے ریاضتیں وچ مصروف تھی گئے تے اتھن زندگی دے انھاراں سل گزار ڈتوئے۔ خواجہ غلام فرید دے سوانح نگار کتے اے سوچن دی گالہ اے جو جیرمھا بندہ نواب بہلول پور دے شاہی محل اچ شہزادیں آنگوں پلپاہا لوں روئی دے بریہاں اچ انھاراں سل کیوں گزارے۔ اتھن خواجہ غلام فرید کو تم بدھ آلی کار نظر آندن کہ او وی شاہی محل اچ پلپاہا پر حقیقت دی گول اچ بریہاں اچ نکل گیا ہا۔

صوفیاء دے چشتیہ سلسلے اچ موسیقی کوں ناپسند نی کیتا گیا۔ بلکہ ایں توں بندے دا تزکیہ کرن داکم گھن دے ہن۔ خواجہ غلام فرید وی ایں سلسلے نال تعلق رکھیندے ہن۔ ایں واسطے قوالی دی محفل بمیندے ہن تے وڈی توجہ نال قوالی سز دے ہن۔ ایں محفل اچ کہیں کوں اے مجال نہ ہئی جو کوئی بے ادبی یا گستاخی کرے ہا۔ کوئی چھچھورا پن یا چھوکرانویں نہ کر سکدا ہا۔ سب ادب آداب نال بہہ تے قوالی سز دے ہن۔ خواجہ فرید آپڑاں ہک قوال رکھیا ہا۔ اوندناں برکت ہا۔ اوکوں کئی شاعریں دا اردو فارسی دا کلام یاد کرایا ہویا ہانے۔ آپ کوں موسیقی تے خود وی اتنا کمال ہا جو آپڑیاں کافیاں خاص خاص طریزیں اچ لکھدے ہن۔ جییں ویلے کوئی کافی پوری لکھ گھنڈے ہن تاں ایندا سرتال برکت کوں سمجھیندے ہن تے دل برکت گاندا ہاتے آپ سن سن تے محفوظ تھیندے ہن تے موسیقی کوں صوفیاء کتے روح دی غذا آہے ہن۔ آپ دے اے ارشادات آپ دے ملفوظات اچ پاتے دیندن۔

خواجہ غلام فرید دے ملفوظات کوں انہاں دے ہک عقیدت مند مولوی رکن الدین کٹھا کیتا ہاتے انہاں کوں فارسی زبان اچ مرتب کرتے ”مقائیس المجالس“ داناں ڈتا ہا۔ ایندا اردو اچ کپتان واحد بخش سیال نے ترجمہ کتے۔ جیرمھا کئی سال پہلوں چھپ تے پڑھن آلیں دے اتھیں اچ آگئے۔ خواجہ غلام فرید فارسی زبان اچ ہک رسالہ ”فوائد فریدیہ“ دے نال نال لکھیا ہا۔ ایندے وچ عقیدے تے عمل دیاں گالھیں کیتیاں گن۔ خواجہ صاحب اردو وچ وی شاعری کیتی ہئی۔ انہاں دا اردو دا دیوان چھپ گئے تے آپ سرانیکی دے مہاندے شاعر ہن۔ حتی گالہ اے ہے جو سرانیکی کوں چار چودھار مشہور کرن اچ خواجہ غلام فرید دا وڈا ہتھ اے۔ بے خواجہ غلام فرید نہ ہوندے تاں سرانیکی زبان اچ ستیمیں یسیریں آنگوں در در تے پندی و دی ہودے ہا۔

خواجہ غلام فرید تصوف دے اوں مدرسے نال گنڈھے ہوئے ہن جییں کوں شیخ محی الدین ابن عربی جاری کیتا ہا۔ او وحدت الوجود دے قائل ہن تے آپریں شعریں اچ ایں گالہ دی تعلیم دیندے ہن جو ہر پاسے اللہ

سائیں دی ذات اے - اوں دا جلوہ اے - اوں دا حسن اے - بیا سہو کوڑا اے - انہاں دا آکھن اے ہے جو اے  
 او مسئلہ ہے جیہیں کون علم دے بھل بھلا اچ نی و نجانوڑاں چاہیدا - ایس کتے صحیح ذوق دی لوڑا اے - جیہیں کون  
 اے ذوق خداؤں مل ویندے اوں دے آگوں ہر ویلھے اللہ دی ذات رہندی اے تے اللہ دی محبت اوں وچ ایس آ  
 رہندی ہے جو ہر ویلھے مستی تے موٹ اچ رہندے - آپ فرمیں دن:

حسن ازل تھیا فاش جیہیں  
 ہر ہر گھائی وادی ایمن  
 ہر ہر پتھر ہے کوہ طور

تصوف دا ہک نظریہ اے ہے جو اللہ دی مثال ہک دریا آنگوں ہے تے انسان اوندا ہک قطرہ اے - اے  
 قطرہ آپڑیں دریا توں نکھر گئے - حقیقت کل اے تے انسان اوندا ہک جزو اے - جزو آپڑیں کل توں وچھڑ گئے  
 تے ولا اوکوں ملن دی مانگ رکھیندے - جیویں قطرہ دریا توں بہر کوئی حیثیت نی رکھیندا - ایویں انسان دی جے  
 تائیں حق نال واصل نہ تھیوے او بے مہتہ تے بے تھتا رہندے - سو گالھیں دی ہک ہک گالھ اے ہے جو بندہ  
 آپڑیں آپ کوں مٹاڈیوے تے ذات مطلق دا جزو بن ونجے - دل ہمیشہ دی حیاتی اوندے مقسوم اچ آسے - خواجہ  
 غلام فرید آہدن:

اصل فرید کون حاصل ہویا  
 جب ہو گیا نابود

بندہ تصوف دے دگ تے ٹر پوے تال اوں کتے پہلی پوڑی اے آندی اے جو او آپڑیں نفس دا تزکیہ  
 کرے - آپڑیں من کون مارے - آپڑیں خواہشیں دی چکی گھٹ چھوڑے تے آپڑیں غرور دا منڑکہ بھنٹے -  
 صوفیاء آہدن جو بندہ حق تے فی بیچ سکدا جے تائیں نفس دا ٹینڈا انزاں بھٹکدا ودا ہووے - جیہیں ویلے او محبت دی  
 راہ وچ فنا تھی ویندے دل اوکوں اللہ سوہنڑے دا قرب ملدے تے او محبوب حقیقی دا وصال پیندے

خواجہ غلام فرید انھاں ملاں ملاوڑیں دے ویری ان جیڑھے دین کون چھڑا سلام سجدے دی بار سمجھی ودن  
 - جیڑھے مولوی در در دے ٹکڑے کٹھے کریندن - جھولییاں چاتے پندن - دین کون کھاؤن دا ذریعہ بنرائی ودن -  
 ہک ہک گالھ تے فتوے ڈیندن - لوکیں کون اسلام توں خارج کرن دا ٹھیکہ چائی ودن تے مخلوق خدا نال حب  
 رکھن تے انہاں کون پیار نال سمجھاؤن دی بجائے ہتھ چھوڑ بنڑے ودن - مولوی کوہاڑا سڈیندن تے بندیں کون



اسلام دے کولہوں آنن دے بجائے پرے بھلون تے منڈھ بدھی ودن - خواجہ غلام فرید ایجھے مولویں کنوں بہوں  
 پاپس ان تے وڈے افسوس نال آہدن:

ملاں نہیں کہیں کار دے  
 شیوے نہ جانن یار دے  
 سمجھن نہ بھیت اسرار دے  
 ونج کنڈ دے بھرے تھئے دلی

مکدی گالھ اے ہے جو تصوف خواجہ غلام فرید دی غذا ہئی - انہاں دا پاون کھانوں ہا - انہاں تصوف کوں  
 پو ڈاڈے کنوں وراثت ایچ پاتا ہا - تصوف دی فضا ایچ تربیت پاتی ہئی - پیری مریدی دی گدی تے بیٹھے تاں وی  
 تصوف دی تعلیم ڈتو نے - آپڑیں حیاتی تصوف دے رنگ ایچ رنگ ڈتو نے - آپڑیں رسالے ایچ تصوف دے  
 مسئلے ڈسیو نے تے آپڑیں شاعری ایچ تصوف دے مضمون کوں سو رنگ نال بیان کیتو نے -

## غزل

### ارشاد خامر

زبان کٹوا سگھدی ہم پر قلم ڈھاون نہیں ڈتا  
 ادب دے کر بلا دا اے علم ڈھاون نہیں ڈتا  
 زخم کچے کیتی رکھیے مھی مرہم دی خواہش وچ  
 کرم دی آس رکھی ہم ستم ڈھاون نہیں ڈتا  
 خدا دی بندگی کیتی ہے میں اکھیں دی مسجد وچ  
 مگر میں دل دے کعبے توں صنم ڈھاون نہیں ڈتا  
 کئی واری گھلی ہے ساہ دی کالی اندھاری پر  
 میں بت دی کہیں وی شکلی توں زخم ڈھاون نہیں ڈتا  
 ہزاراں زلزلے آئے ہن میڈے سینے دی دھرتی وچ  
 مگر میں دل توں تینڈا کئی وی غم ڈھاون نہیں ڈتا۔

## سرائیکی دے طنزیہ تے مزاحیہ ادب دا جائزہ

رحیم طلب

جڈاں سرائیکی نثر دا آغاز تھیا تاں ہولے ہولے اردو دی طرح سرائیکی نثری منغلاں وی لکھن لگ پیاں۔ تے ایس طرح سرائیکی ادب وچ ناول، ڈرامے، انشائیے، افسانے تے طنز و مزاح دے خصوصی مضموناں دی صورت دگھرا گیا۔ سرائیکی دیاں ساریاں نثری منغلاں اپنی اپنی نور نال ٹردیاں، سین اتے طنز و مزاح وی مختلف ادبی رسالیاں اخباراں دے ادبی ایڈیشن وچ تے کالم نگاری دی صورت اچ آگی تے ودھاپے

سرائیکی ادب وچ پہلی باقاعدہ مزاحیہ کتاب ”ککالیاں“ ہے ایکوں سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے 1982ء اچ شائع کتے۔ ایندے وچ اردو ادب دے پنج شہاریاں دا ترجمہ کیتا گئے۔ ترجمہ کرن والے ہن سئیں اسلم قریشی۔ ایس کتاب وچ اردو ادب دے میدان مزاح دے نامور ناں پطرس بخاری، امتیاز علی تاج، شوکت تھانوی، سجاد حیدر یلدرم، رشید صدیقی شامل ہن۔ ایس کتاب وچ ترجمے دے علاوہ ابن الامام شفتہ، قاسم جلال، فدائے اطہر، اسلم قریشی اتے مس پروین دے وی پنج طبع زاد انشائیے شامل ہن۔ ایس کتاب دے مرتب وی سئیں اسلم قریشی ہن

سرائیکی ادب وچ ڈوجھی کتاب ابن قیصر دی ”نک نکور“ اے۔ سئیں سجاد حیدر پرویز دی کتاب سرائیکی ادب دی مختصر تاریخ مطابق سرائیکی نثر اچ پہلا باقاعدہ انشائیہ انگ اچ مزاحیہ مضمون 1967ء اچ برگیدرز نذیر علی شاہ مرحوم دا ”اکھ پٹ کناری ڈھاندی ہی“ دے عنوان نال سہ ماہی سرائیکی بہاول پور وچ چھپیا۔ ایندے بعد سلی قریشی دا نمبر آندے جیندا مضمون ”ڈینہ تا تے جن متا“ جولائی 1967ء اچ سہ ماہی سرائیکی وچ چھپیا۔ اینویں سید نذیر حسین شاہ دا مضمون ”ہک گالہ کرینداں“ ماہنامہ ”اختر“ ملتان دے شمارے اگست 68ء وچ چھپیا۔

سرائیکی ادب ملتان دے رسالے نے وی عمر علی خاں بلوچ دی زیر ادارت مزاحیہ ادب دے فروغ اچ اہم کردار ادا کتے۔ ایس رسالے وچ ابن الامام شفتہ دا مضمون ”ادب دی حلیم“، ”ہک گڈھاں نال گالہ مہار“، ”غراڑے“، ”کھل مذاق“ ابن قیصر دا ”لاری تے ڈرائیور“، ”پڑھا کو“ انجم لاشاری دا مضمون ”نک“



پروین عزیز دا ”مسکراؤ تیں سہی“ تحسین سہاوی دا ”ایڈوں اوڈوں“، جاوید ملک دا ”ماسی بختو“، فاروق آتش دے مضامین ”شودیاں کتاباں“، ”مشاعرہ“، ”عبدالقادر ہاؤس نمبر ۳“، فیاض علی سید دا ”شیشہ ڈھم دل دا“، قاسم سیال دا ”چاچا الف خالی“، ظفر لاشاری دا مزاحیہ افسانہ ”ثانی ٹونزیاں والی“، میاں نذیر پنوار دا مضمون ”کڈھ ناں نمونہ فقیری وچ“، دلشاد کلانچوی دا چسولا مضمون ”بڈھیا“، الیاس فاروقی دا ”گکھ تے دھڈی“، ”حاجی سیانا“، حبیب الحسین عباس دا ”ونگاں“ اتے سئیں اکرم شاد دا ذراے دا من بھاونہ کردار ”چاچا دینو“ سرائیکی دے ادب وچ بہوں قابل ذکر ہن۔

مختلف رسالیاں تے اخباراں وچ کالم نگاراں نے سرائیکی مزاحیہ نثر کوں مزید طاقت تے توانائی بخشی ہے۔ تے ادب کالم نگاری دے انگ ایچ مزید عوامی اپروچ (APPROACH) دا ادب بن گئے۔ ایہ کالم اپنی جگہ مزاحیہ نثر دے اعلیٰ نمونے وی ہن۔ انھاں کالماں اچوں اقبال سوکڑی دا کالم ”شرارتی شیشہ“ رسالہ ”سوچاں“ ایچ چھپدا ہے۔ ایس طرح ع۔ ع دے سرائیکی ادب ملتان وچ کالم ”مٹھیاں چونڈھیاں“، ”عبدالسلط بھٹی دا کالم ”اولڑاں“، عباس ملک دا ”جھات“، تے انیس دین پوری دا جھوک ایچ کالم ”بٹ کڑاک“ تے ڈینہ وار سجاک ایچ کالم ”چوگھاں چابھال“ سرائیکی مزاحیہ ادب وچ ودھارے دا باعث بندے ہن۔

زبانوں ایچ شاعری پہلے داخل تھیندی ہے تے نثر بعد ایچ۔ ایس طرح سرائیکی وچ مزاحیہ شاعری دا حصہ نثر توں پہلے ہے تے نثر توں زیادہ جاندار تے وزن دار وی۔ سرائیکی شاعری وچ ابتدائی مزاح دے نمونے سرائیکی دیاں لوک منغلاں وچ ملدن۔ مثلاً ماہیے، پئے، ڈھولے، چھلے، بگڑو، گانمن، ساون، ماکھو، ہڑاتے مورن جیہاں منغلاں شامل ہن۔ ملاحظہ فرماؤ سرائیکی دیاں لوک منغلاں ایچ سرائیکی دی مزاحیہ شاعری۔ مثلاً چھلے دی صنف ڈیہدے ہیں۔

چھلا نیلی تھکڑی	رن بیٹھی وگڑی
چھلا اولوں گھولوں	جیویں چھتی گدڑی
	پئے بڈھا بھولوں
	نینگر نواں گولوں

سلون ماکھوں انگ اچ مزاج ملاحظہ فرماؤ:  
 سلون ماکھوں سلون ماکھوں لڑھکے آئے آئے  
 چا گھٹاپیں ڈاتری تے کپ گھٹاپیں تک  
 سلون ساکھوں سلون ماکھوں لڑھکے آئے آئے  
 بڈھڑا بڈھڑا یار دھڑو سے در تے بیٹھا کھکھے  
 ہک بیا مزاحیہ لوک گیت ملاحظہ تھیوے  
 کھوہ تینڈے تے گھڑا بھرن آئیاں میکوں ڈیڈر ماری لت اے  
 چولی تھی میڈی لیر کتیراں اتے سینہ رتو رت اے

ابو کے جدید شاعری دے دور اچ وی مزاحیہ شاعری جدید شاعری دے نال نال پئی ٹردی ہے۔ ایس شاعری  
 وچ قدیم تے جدید روایاں تے خصوصاً احوال دیاں انسانی اوکھائیاں تے مسئلیاں کوں مزاحیہ رنگ اچ ایس طرح پیش  
 کیتا گئے جو غم اچ بڈیا انسان وی ایہ شاعری سن تے لکھتے کتے کھل پوندے۔ مثلاً نصر اللہ خان ناصر دی نظم  
 ”پنڈاری“، مختار مست دی نظم ”میڈی ڈال“، دلنور نور پوری دیاں نظمیں ”ڈو جھی شادی“ اتے ”رن مرید“  
 ’موجی دی نظم ”پیہ“، حسین بخش نام مبارک پوری دی نظم ”داخل دی کنی“، حافظ عبد الکرم دلتا، اتے  
 خرم بھول پوری دیاں نظمیں ”بڈھیا“، غلام دائروی دی نظم ”منڈی گھوڑی“، مخدوم محمد رفیع شاہ شاعری  
 صدیقی دی نظم ”معاشرہ“، رفیق ساحل دی نظم ”بس ڈرائیور“ اتے فقیر بخش ششی دا انگریزی آمیز سرائیکی کلام  
 سرائیکی مزاحیہ شاعری دے عمدہ نمونے ہن۔

ایویں بالکل احوال دی مزاحیہ شاعری وچ غلام سرور بے روزگار دی نظم ”بدھواتے چرسی ڈھڈھ شریف“  
 ’محمد اکرم شاد قریشی دی نظم ”ڈاکٹریا ڈاکو“، محمد قاسم شوکت بھٹی دے مزاحیہ کتابچے ”بھاڑی پتر“، قلم دی  
 شوقین، فیشی مورت“ اتے منظور احمد شوق اپوی دی نظم ”ڈال دے گن“ بہوں مشہور نظمیں ہن۔  
 ملاحظہ فرماؤ دلنور دی نظم ”ڈو جھی شادی دا ہک بندہ“

جیکر ڈو جھی رن پر تیسس  
 جو دم جیسے اوکھا تھیسس  
 رن کون روز کیس  
 کٹ کٹ ڈسن پسلیاں بھن  
 نہ پر نیمس ڈو جھی رن

پیار احمد مست دی لظم ”میڈی ذال“ دابک خوبصورت نکلڑا ملاحظہ فرماؤ۔

ہیں ڈی توں جو روز رسدیں ، مست کذاہیں دے  
آپ تہ پندے پوے چل تیکوں پوندے کھے  
آندیں تہ گھر آ ونج تہا پے نیں ڈمہر پے

حسین علی شاہ حسرت مرحوم دیاں مختلف نظمیں دے چند شعر ملاحظہ فرماؤ:

شاعری کا کا رل گئی ہے اکیوں آ گن ازلوں رولے  
شاعری دے نی لگدے نکلے ہن مل مہانگے چھولے  
قلم دوات جے ہتھ نہ آوے گولوں اسل کوں  
کافذ دی جتھ قلت ہووے موندھے کروں چا پوے  
وڑی پچھیلا پڑ کولوں اپنا حال سناویں ہا  
کیڑے کیڑے تیکوں کھاندن کہیں داناں تہ جاویں ہا  
کئی وت بھولے بغلول جے شاعر دے گاندن لولیاں چھنے  
جتھاں کہیں دی شادی تھیوے زوریں ونجوں بھنے  
ساری رات لبار ماروں تے ڈینہ کوں ملن گئے

رحیم طلب دی لظم ”شادی دا مرناں“ پیش خدمت ہے۔

چالیہ گز دا گھگرا پاوے	ہے کپڑیاں دا ترور	لمبی تہاں میں پر نیندانی
اجن دی تھیوے سوڑا		
اجی جاتوں شے نہ چاوے	ایہ ہے اریر مریر	مندری تہاں پر نیندانی
ہتھوں پے نل لاوے بھیر		
جے ستی کوں جگاؤ چا	ہے سوے دا بن	کالی میں پر نیندانی
انھی باھوے تہاں جن		



گی میں پر نیندانی

ہاں جنڑے اے لگے

تولوں وانگن ڈند کڈھے

بھولوں وانگوں تکے

میں پر نیساں سانولی

سدا بہار ہے رنگ جیندا

ہر موسم نال ہے جوڑ جوڑ

مزا آسی گڈ گزری دا

مندا ہاں یا چنگا ہاں

بس کنوارا ای میں چنگا ہاں

وائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ دے غلام دائری دی نظم ”منڈی گھوڑی“ 1950ء اچ ماہنامہ پنچند اچ چھپی ہا

پیر مرید حسین کبیر بخشی منڈی گھوڑی ہے

ڈند کرے ، بنجوں ویٹے واہ استادان ٹوری ہے

گھوڑی دیاں کیا مفتاں لکھاں ، واگ نپاں تاں لندن سکاں

اگوں چھکاں پچھوں دھکاں رات تھی گھر توئیں ہے

چٹانا ہس کنڈ دے اتے ، پلی ہے کبیر کھنڈ دے اتے

زور ڈیندی ہی منڈ دے اتے ، تھی ایہ ڈنگی ڈوڑی اے

منشی حسین بخش خاں نادم مبارک پوری مرحوم پورے وسیب اچ مزاح گو مشہور ہن۔ انھاں جتنی

شاعری کہتی ہے۔ طنزیہ تے مزاحیہ شاعری کہتی ہے۔ ”داجل دی کنی“ انھاں دی شہرہ آفاق نظم ہے۔ چند

ایں وقت تیں دلنور نور پوری دی کوششاں نال دلنور جہلی کیشنرز دے زیر اہتمام کئی ایڈیشن چھپ چکن۔ ایہ

اج ساکوں بہود آبادی دے موضوع کوں مزید مؤثر بناون وچ معاونت کریندی ہے۔ نظم دے ڈوں مختلف

ملاحظہ ہوں۔

او داجل دی کنی تانھیں دا تھالے

ذرا گن تاں سسی توں سختی دی ماری

اے بیکو تے وادھاتے کرماں لباری

کریمین ، رحمن تے پیرن تقاری

بے چوکھے جنڑیسیں توں گدرے تے کا۔

اے لالوتے کالو ، ماھوتے یاری

شریفا ، مریدا تے فریدا ہزاری

اے بنوتے مملاتے پینہ تے پاری

اے کھن، سہل تے شرمیں سمانری  
بھس کتے گھل پئی ہے اندھی اندھاری

عزیزاں، جمیلاں تے رشیداں پیاری  
میڈے کتے جن ہن تیڈے کتے بالے  
اودا جمل دی کئی تباخیں دا تھا لے

بے چوکھے جنڑیسیں توں گدرے تے کالے

کوئی چولا پنکاتے کوئی ٹیسک کوں پئے  
کوئی چلہ پیا پٹینڈے کوئی کئی کوں چئے  
کنہاں وان کپیا کنہاں بھنی کھئے  
ودن منجھوں ننگے سارے گھنو گھئے  
بگھیندا وداں جہڑھے پئے گن جنجالے

میڈی اے اماں ڈاڈے دی مجالے

اودا جمل دی کئی تباخیں دا تھا لے

بے چوکھے جنڑیسیں توں گدرے تے کالے

فقیر بخش ششی ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ دے واسی ہن۔ انھاں دے کلام اچ مزاح دا عنصر انتہائی  
ہولا ہئی۔ انھاں دیاں مزاحیہ نظمیں اچ کتھائیں کتھائیں انگریزی لفظ وی ایویں فٹ ہن جیویں مندری اچ تھیوا  
ششی دیاں نظمیں دے شعر ملاحظہ فرماؤ۔ پہلے غزل دے کجھ شعر:

تیڈے حسن دی ڈیکھ تے لائٹ  
میڈی پریم دی گذری نائٹ  
آل نائٹ میں خواب پئے ڈٹھم  
ہونٹھ غلابی تے رخ ہا دائٹ

☆☆☆☆☆☆

کیا تھی پیا جو کر گئیں اینڈ  
میں نی مھلا تیکوں فرینڈ

ہائی گاڑ میں روندنا رہنداں  
میں ڈو اپنا فوٹو سینڈ

☆☆☆☆☆☆

رووے بیٹھی بلبل کالی  
میکوں مارے باغ دے مالی  
کیہڑا ایہو دسولا نھی  
کیوں وو گوناگون گپائی  
ایندے سروچ ماری لا نھی

خرم بہاول پوری دی وڈے مزاح گو شاعر ہن - انہاں دی مزاح اعلیٰ درجے دی ہئی:

ہے ہے بڑھیا آگیا  
تن من سبھو کھلا گیا  
ڈنڈوی رہ گئی نہ ذات ہے  
واہ حیات تھی گیا دات ہے  
غوں غوں کھلدی بات ہے  
کھنگ کھنگ تے سرچکرا گیا  
ہے ہے بڑھیا آگیا

سرائیکی دے صدارتی ایوارڈ یافتہ بزرگ شاعر مرحوم جانباز جتوئی دی شاعری وچ وی مزاحیہ شاعری دے نمونے ملدن - پر انہاں دی نظم ”جھلار“ سرائیکی وسیب اچ مشہور ہے تے ضرب المثل بن گئی ہے - ملاحظہ فرماؤ  
ہک بند:

بیر چٹ ہے نسا چٹ اے  
تے لوٹیاں سودھی جھلار چٹ اے  
ایں فانی جگ وچ وفانی لہبدا  
حیا جو گولو حیا نی لہبدا  
حقیقی دارالشفانہ لہبدا  
دوا جو گولو دوا نی لہبدا  
حکیم چٹ اے بیمار چٹ اے  
تے لوٹیاں سودھی جھلار چٹ اے  
موجی دی نظم ”پیہ“ دولت دی صحیح صحیح عکاسی کریندی ہے - ڈوں بند ملاحظہ تھیون  
سب کچھ کر ڈ کھیندی پیہ  
مان کول مان ودھیندی پیہ  
بھڑھے ہن صندوقاں ڈٹ  
رات دے پوندن آنے پٹ  
تارے پیا گنڑویندی پیہ  
سب کچھ کر ڈ کھیندی پیہ



پیہ ہے انسان دی شان  
 پیہے نال سڈیندے خان  
 بڑھڑیاں کوں پر نیندی پیہ  
 سب کجھ کر ڈکھیندی پیہ  
 شاہ شاہ شاہ دی نظم ”سانولی دا حلوہ“ چسولی نظم ہے:

سارے گھر کوں رنجائے سانولی	راتیں حلوہ پکائے سانولی
بال روندے پٹیندے گئے سم	کیتا ملواں چا حلوہ ہضم
سارے گھر کوں رنجائے سانولی	بکھا پئے کوں سمائے سانولی
شالا تھیوے ملاں دی قبر	بٹھی کیتی ہاں سنگی صبر
سارے گھر کوں رنجائے سانولی	جئیں تیکوں رووائے سانولی
مرے ملاں کھانوں یتیم	کرے شاہد ایہ مولا کریم
سارے گھر کوں رنجائے سانولی	ہر حلوہ پکائے سانولی

مکدی گالھ جو سرائیکی ادب وچ سرائیکی نثر لکھیندی تے شاعری تھیندی پئی ہے پر اپدی اشاعتی رفتار بالکل مٹھی ہے جیکوں تیز ہونا چاہیدا ہے

بشیر احمد بھائی

اکھان آکھن مصدر کنوں نکلتے۔ ایندا لفظی معنی ہے ”آکھی ہوئی گالھ“ اصطلاحی معنیاں وچ اکھان اوں قول توں آکھیا ویندے، ہر اکھیں سیانے دے مونہوں اچے موقعے تے نکلے جڈاں جو کوہے عمل دا کو جیہاں نتیجہ ظاہر تھیندا ہووے۔

انسان کوں حیاتی دے ہر موڑ تے تجربے حاصل تھیندن۔ انھاں وچوں کچھ تجربات دا تعلق اوندی ذاتی تے کلہی حیاتی نال ہوندے تے کچھ تجربے انسان دی اجتماعی تے ویسی زندگی نال تعلق رکھیندن۔ ایہ اجتماعی تجربے دراصل اکھان دے بنن دا سبب بندن۔ اکھان انسانی حیاتی دے تجربات کوں مختصر تے تھوڑے لفظاں وچ ظاہر کریندن۔ ڈوجھے معنیاں وچ ایہ آکھیا ونج سکدے جو اکھان وچ انسانی تجربات تے مشاہدیاں کوں مرکزی حیثیت حاصل ہوندی اے۔ ایہ انسانی تجربہ تے سوچ ای ہے، ہرٹی جو اکھان کوں فلسفے والے پاسے گھن ویندی ہے۔ کیوں جو اکھان وچ ہک عام جی گالھ تے سادہ جی حکمت ہوں وڈے فلسفے دا درجہ رکھیندی اے۔

اکھان دا ہک دلچسپ پہلو ایہ وی ہے جو ایہ ابلاغ دا سبب کنوں ودھ مؤثر ذریعہ ہوندن۔ بعضے ویلے کوئی گالھ، ہرٹی جو گھنٹے ڈوں گھنٹے بولن نال وی سمجھائی نی ونج سکدی۔ اکھان دی صرف ہک نکلے جملے نال پوری طرحاں سمجھ آ ویندی ہے۔ اکھان وچ حیاتی دے بارے وچ ہک سوچ ہوندی اے تے ایہ مفہوم دے اعتبار نال اپنی ذات وچ مکمل ہوندی اے۔

اکھان دنیا دیاں زبانان وچ موجود ہوندن۔ جنھاں کنوں کہیں علاقے، قوم یا وسیب دے رہن سہن، سیرمہپ، سچائی، زبان دی مزاج، موسماں تے رتاں دی تبدیلی نال پوون والے اثرات، فصلاں تے میلیاں، ٹھیلیاں دا حال، فارغ وقت دے شغل تے حیاتی دیاں دلچسپیاں دا پتہ لگدے۔ اکھان کنوں تریمتیں دے مونہوں سکیتیاں گھربار دیاں گالھیں، حیاتی دے ڈکھ سکھ اچ جھک تے چنگائی مندائی، زناوریں دیاں عاداتاں، مردیں تے تریمتیں دیاں ذاتی خصوصیتیاں، رسماں، ریتاں، عاداتاں، مزاج، اخلاقی قدرداں، تخلیقی صلاحیتاں، دہانے ویلے دی تاریخ، بزرگاں دے تجربے تے دناواں دی عقلمندی دا علم تھیندے۔ ایندے علاوہ اکھان آون والے دقتاں کتے

و عند اھیخت تے چنگیاں صلاحیں دی خبر وی ڈیندن - کجھ اکھان بھانویں جو مذہب دے راہیں کیس زبان وچ آندن  
دل وی انھال وچ اوں وسیب دا ثقافتی رنگ غالب رہندے -

کیس وی زبان وچ اکھان دی اہمیت کنوں انکار فی کیتا وچ کیئدا - ہر زبان دے ادب وچ سب کنوں اہم  
چیزاں اوں زبان دے اکھان ہوندن - جہڑے جو لوں قوم دی دانش تے حکمت دا منظر تے تہذیب، ثقافت تے  
معاشرت دا جیندا جاگدا ثبوت ہوندن - صدیاں دے رہن سہن تے حاوی ہون دے پاروں اکھان کیس قوم دی  
زبان دا قدیم ترین نمونہ وی ہوندن کیوں جو انھال دے اندر بزرگاں دے تجزییاں تے دانش وراں دی فکر ای جلوہ  
نی پئی ڈکھیندی ہوندی بلکہ الفاظ تے اسلوب وی محفوظ تھی تے نسل در نسل جاری تے ساری رہندن - ایندے  
علاوہ عقل تے علم حاصل کرن کتے، سوچ سمجھ دیاں گالھیں دے سچان کرن کتے، بھولے آدمی کوں سیانا تے  
سیانے کوں صاحب حکمت بناون کتے انسان اپنی روز ڈیہاڑی دی بول چال وچ اکھان کوں بہوں زیادہ ورتیندے -  
کیوں جو انھال وچ حکمت تے سینھپ لکی ہوئی ہوندی اے - اکھان ظاہری طور تے تاں ہک نکی جہی گالھ ہوندی  
اے پر ایندے معنی وڈے ڈونگھے تے رمز بھرے ہوندن -

لکھن تے بولن وچ اکھان تے محاورے دا صحیح موقع تے ورتاوا اوں زبان کوں سنگار تے سوہنا، پر لطف  
تے مزیدار بنا ڈیندے تے سنن والے دے ذہن تے گوڑھا اثر پوندے - اکھان نال سنگری پھنگری لکھت تے گالھ  
مہاڑ اعلیٰ زبان دانی تے اعلیٰ انشا پردازی دا ہک بہوں سوہنا نمونہ ہوندے - کیوں جو جہڑی فصاحت تے بلاغت  
کیس زبان دے اکھان وچ پاتی ویندی اے او کیس ہی بول چال وچ نہیں بھدی - سرائیکی اکھان بعضے ویلے تاں  
ہک نکے جے جیلے دی شکل وچ ہوندن پر ڈھیر سارے اکھان ایجے وی ہن جنھال وچ شعری آہنگ پاتا ویندے یا  
اوپنی ذات وچ ہک مکمل شعر ہوندن -

سئیں! دنیا وچ اہجاں کوئی وی انسان کوئی جیندی کجھ جنھال لوکاں نال سنگ سکاوت نہ ہووے - اس  
سنگ سکاوت تے رشتہ داریاں دے حوالے نال کجھ اکھان ملاحظہ فرماؤ -

☆ بھرا بھراویں دے، چچر کانویں دے ☆ بوا محترجی ہکا، لوک پرایا پھکا

☆ مادھی آپ و آپ، بوا محترجی ہکا ذات

☆ اپنے مارتے چھاں تے سٹن، اوپرے مارتے دھپ تے سٹن ☆ رت کوں ایسیں تھیندی اے

☆ اپنا اپنا ہوندے غیر دا کیا وسلاہ؟ ☆ پتر اتویں، ڈکھ پچھو نہیں



ایہ ج اے جو بندہ ہر گالہ وچ اپنے عکس تے لکھیں کوں فیروں دے مقابلے وچ ہمیش اہیت ایدے ہ  
 بھنے ویلے ایہ سنگ سکوت سکھ تے آرام ڈیون دی بجائے دکھ تے ارمان دا بائٹ دی بندی اے۔ تہ انسان  
 دے مونہوں بے اختیار اس طرح دے اکھان نکلسن جو:

☆ آیت ایچ کھاپت اے ☆ شریک 'تھے دی سیخ' شریک لاون لیک

☆ شریک چنگے ہوندے تہ اللہ سس اپنے دی شریک بناوے ہ ☆ آہنیں وچ بھلا 'تے اوپریں وچ ساہ

کچھ رشتے ناٹے ایچے وی ہوندن جنھاں دی آیت وچ صلح صفائی تے پیار محبت نہ ہون دے برابر  
 ہوندی اے۔ ایچے رشتہ دار ہک بے کوں کھوریاں اکھیں نال ڈیہدن۔ پر ایچے رشتیاں کنوں بغیر کوئی چاہہ دی  
 کوئی نہی۔ انھاں کتے کچھ اکھان ملاحظہ فرماؤ۔

☆ ننان 'چرخے دی کان ☆ سائڈ ہو گوانڈھی 'تہ کھلے سراندی

☆ نہ کر س برائیاں 'متل لسی آئیاں جائیاں ☆ کندھ کھاوون جالے 'گھر اجاڑن سالے

☆ نونہ بنی تہاں سس نہ بھاندی 'سس بنی تہاں نونہ نہ بھاندی

شیں! وسیب وسیبیاں دے رل وں نال بندے۔ وسیبیاں دے آیت دے تعلق چنگے وی ہوندن تے  
 مندے وی۔ انھاں تعلقات بارے کچھ اکھان حاضر ہن۔

☆ ہمسائے مایو جائے ☆ گند اپاڑاتے ہاں واساڑا

☆ یازاں نال بہاراں 'یاراں باجھ اجاڑاں ☆ یار اوہو جھڑ اوکھے ویلے پکڑے

☆ یاری لاون سوکھا 'بھاون اوکھا ☆ راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے

☆ گھائی یاری 'جان دا خطرہ ☆ کینے دی یاری نت دی خواری

ساڈے ملک دی معیشت دا سب توں ودھ دارو مدار رڑھ رہیکی تے ہے۔ ساڈے اکھان رڑھ  
 رہیکی بارے کچھ سونے سویں اصولاں کوں وی نشاں کریندن۔ جیویں جو:

☆ جتی وہیسی اتی گھیسے ☆ وہی بادھسی 'نہ تھیوے تہاں گل دی بھی

☆ رپڑ رہاون 'مغز کھپاون ☆ تھوڑی رہاتے جھل پلا

☆ جتی ہل 'اتی پھل ☆ جوں ویلی 'جوں سٹے تے زور

☆ اتم کھیتی ودھن دپار 'بچ نوکری ہنن خوار ☆ زمیندار 'دربھ دی پاڑ

زمیندار تے رکھ اپنی رڑھ رہکی دے معاملے وچ ہمیشہ موسماں تے رتاں دے بدھل رہندن۔ پر فصل دے رهاون تے چاون دا موسم انج و انج ہوندے تے زمیندار موسماں دی تبدیلی دے اثرات کنوں پوری طرحاں باخبر رہندن۔ ایہ موسم تے رتاں رڑھ رکھی کنوں علاوہ وی انسانی حیاتی تے بہوں اثر پیندن۔ موسماں بارے کجھ اکھان پیش ان۔

- ☆ آیا و ساکھ تے دودھ گئی ساکھ ☆ اہڑ کوں اکیں دا کھیری سک ویندے
- ☆ وے پوہ تے اٹھیں ڈھو ☆ چیتروٹھا، ساون مٹھا
- ☆ وے چیتراں نہ ماوے کھیترو ☆ ساون دھوایں، کتے رهاویں، پوہ پلاویں، گھانا مول نہ چاویں
- ☆ ساون سیالا جمیا، کتے وڈا ہو، منگھر فوجاں چاڑھیاں، پوہ لڑائی ہو
- ☆ اسوں کتے ماہ نرالے، ڈہنہاں دھپس، راتیں پالے

دنیا وچ کوئی وی وسیب اہیاں کوئی جتھاں امیری، غربی تے معاشی ناہمواری دا ناں نشان ای نہ ہووے۔ ایس معاشی عدم مساوات کوں نشاں کرن کتے سرائیکی زبان وچ ڈمک سارے اکھان ہن پے۔ جیویں جو:

☆ ما جیندی پتر، بھاگ نہ ڈیندی وند، کے چڑھن تازیاں، کے چھکیندے گنڈھ

- ☆ کوئی حال مست، کوئی مال مست۔ کوئی روٹی پھلکا دال مست
- ☆ ڈینہ بھلے تاں متروی بھلے ☆ ملک ماہی دا وے، کوئی رووے تے کوئی سے
- ☆ غریب دی شالا مانہ ویاوے ☆ غریب دا کوئی بانہہ بلی فی ہوندا
- ☆ غریب دی مڈی، ہک کھڑا، ہی تڈی ☆ بھرے تھال ول ول بھریندن
- ☆ پیسہ نہ پلے، ہار گھناں کہ چھلے ☆ پیٹ نہ پیاں روٹیاں، تے سبھے گالھیں کھوٹیاں
- ☆ جیندے گھردانے، اوندے کملے وی سیانے ☆ گنڈھوں خالی تے رب دے سوالی

ایس معاشی عدم مساوات دا نتیجہ ایہ نکلدے جو کجھ لوک اپنی امیری تے ڈھپ دے زور ناں آپ کنوں ہیزمیں تے کمزور لوکیں تے ظلم تے زیادتیاں کریندن۔ غریب شودے مقابلہ تاں فی کر سکدے۔ پر بے دس تمیندیں ہوئیں ٹھڈے شکارے ضرور بھریندن۔ تے انھاں دے مونہوں ایہو جے اکھان نکلدن۔

☆ ٹھلا حق ناحق بھلا مانس ☆ جیندے ہتھ ڈنگوری، منجھ ہوں ٹوری  
 ☆ ڈانڈے نال راہدی تیں کہیں من وچ شادی؟ ☆ ڈانڈے نال وپارتے ڈیندیں گھنڈیں میں  
 ☆ ڈانڈے تے پھر نہ آوے، ہینر میں کوں لتیں مارے ☆ میں چور، دگے والے دازور  
 ☆ ڈانڈا مارے تے روون ای نہ ڈیوے

زنائریں تے چمکیں دی انسان نال سنگت منڈھ قدیم کنوں جڑی آئی ہے۔ انسان انھل دا شکار کھیددے  
 'انھل دا گوشت کھاندے۔ کچھ زنائریں دا کھیر پیندے' کچھ کنوں رڑھ رہکی داکم گھنڈے۔ کچھ زنائریں  
 کنوں سواری کرن تے سمان ڈھوون داکم گھنڈے۔ تے کچھ کوں اپنی حفاظت تے رکھوالی کتے پلیندے۔  
 سرانیکی زبان وچ ڈھیر سارے اکھان ایجے ہن جرے ظاہر اتاں مختلف زنائریں دے حوالے نال ان۔ پر انھل  
 وچ انسان کتے علم، عقل تے نصیحت دیاں گالھیں لکیاں ہوندن۔ جیویں جو:

☆ بکری رووے جند کوں، قصائی منگے مینجھ ☆ وہندے ڈاند کوں لکڑنی مرندی  
 ☆ لیلا دھاریا ان کوں، ہتھوں چرے کیاہ ☆ لڑن سانھ، پٹیجھن بوٹے  
 ☆ بڑھی گھوڑی لال لغام ☆ مینہ کوں اپنی کالون فی نظردی  
 ☆ اٹھ بولے، جال دی بوکڈھے ☆ گڈھاں کوں کیا سواد گلقتند دا  
 ☆ سیانا کال وٹھ تے بہندے ☆ گنجی کبوتری غلیں وچ دیرے  
 ☆ اشناک چیری دھنواکھ وچ آکھنا ☆ کال کراڑ کتے تے، پت نہ آئی تے تے  
 ☆ بھاگا کتا میں پناوے ☆ کتے کنوں نہ ڈر، کتے دی کتائی کنوں ڈر  
 ☆ پرانی لودھ وچ شلا کتا وی نہ ہووے ☆ کتا جتھ بہندے اوہو وی پچھ وتا تے بہندے  
 ☆ بلی کوں اندھارا بھانوے ☆ بلی شینہ کوں پڑھایا، شینہ بلی کوں کھاون آیا  
 ☆ بلی کوں چھچھڑیں دے خواب ☆ مکوڑیں دے گھروں متام فی مکدا  
 ☆ کوہلی کوں محمدن دی مار ☆ نانگیں دے بال نانگ ہوندن  
 ☆ ہک مچھی گندی سارا جل گندا

دنیا دی ہر زبان وچ تربیت دی زبان کوں بنیادی اہمیت حاصل اے۔ اس گالھوں مابولی کوں ہی اصلی  
 زبان سمجھیا ویندے۔ تربیت دی زبان کنوں ادا تھیون والے اکھان زبان دے خالص تے کھرے ہوون کوں ظاہر



کرن دے نال نال ترمیت دی سوچ تے سچے جذبیاں کوں وی نشا بر کریندن۔ انھن وچ کھل، مذاق، ٹوک تے طنز دے تیر تے نشتر وی ہوندن تے انسان دیاں گھمکیاں تے عیساں کوں نشا بر کرن دے نال نال وعظ نصیحت دیاں گالھیں وی ہوندن۔ ایہو ہے اکھان پھا کے، پُپے، چٹکے، تک بندی تے ٹوک بازی دیاں وٹکیاں وچ وٹڈیے وچ میندن۔ سرائیکی زبان وچ ایہو ہے اکھان اتنی زیادہ ہن جو انھن دا کوئی انت شمار کوئی۔ کچھ اکھان حاضران۔

- ☆ بٹھ رنل دی دوستی، کھری جنھال دی مت ☆ گالھیں پئی، تے دسوں گئی
- ☆ رج رج رنی، میکے نہ پنی ☆ نیڑے میکے نت خواری، گھر نہ ہندی کرل ماری
- ☆ سئیں دے من بھانی تاں کھلی وی سیانی ☆ ہو چھی رن دی نتھ، کڈیں کنیں کڈیں ہتھ
- ☆ مانگنچی، ستارھاں اٹھ کنگھیں دے ☆ واہ میاں چاکری، ڈڈھ بکھا گنجی آکڑی
- ☆ بانہ پڑھی تے پھانسی چڑھی ☆ اندھے آگوں روون اکھیں دا زیان
- ☆ اچاروں وڈے نانکے، ڈکاروں وڈے اسال ☆ اٹھی آپ نہ سکے ڈوہ گوڈیاں تے
- ☆ شادی تے نال نہ نیون، آکھے میڈا ٹلی والا اٹھ ☆ موئی نی تے آکڑی پئی اے
- ☆ تک نہ ناساں ادھ وچ ہساں ☆ ہٹیا پہاڑ، نکلتا چوہا

سرائیکی وچ ڈھگ سارے اکھان اچھے وی ہن جنھال وچ کہیں وی طرحاں دی ٹوک مذاق دی گالھ اصولوں نی ہوندی بلکہ ایہ نصیحت تے چنگی مت ڈیون والیاں سنجیدہ گالھیں ہوندن۔ انھن گالھیں تے عمل کرتے انسان اپنی حیاتی کوں نکھارتے سنوار سکدے۔ جیویں جو:

- ☆ ساہ دا وساہ کوئی نی ☆ سو ونجے پر ساہ نہ ونجے
- ☆ ڈھیرالاون، قدر و نجاون ☆ ونڈ کھاتے ایمان پا
- ☆ کرجی تے کھنڈ کھیر پی ☆ تتے لوہے کوں ٹھڈے لوہے نال کھیندے
- ☆ جھڑے ون تلے بہیں، اوندی خیر منگ ☆ برے نال نہ رل، نہ تاں برائی پوسیا گل
- ☆ جیندا پندھ نہ پودنل اوندا راہ کیا پچھنل ☆ جھیرے رات ہووے پر وچھوڑے رات نہ ہووے
- ☆ جھکا، مول نہ کھاوے دھکا ☆ ٹھڈی ٹھڈی کھا، نہ پودی پھوکنل، کولھوں کولھوں سڈ نہ پ

سئیں! ایس ساری گالھ مہاڑ کنوں ایہ پتہ لگدے جو اکھان کہیں قوم دی ثقافتی، تہذیبی، مذہبی، سماجی، اخلاقی، سیاسی، جغرافیائی تے معاشی اقدار تے رجحانات دا وی پتہ ڈیندن تے انھن کنوں کہیں وسیب دے رہن

سن ' طرز زندگی ' ماحول ' انفرادی تے اجتماعی سوچ دا وی پتہ لگدے تے اکھن ہک عام آدمی دے تجربے کنوں پورے وسیب دا تجربہ بن ویندے۔ اکھن دی ساری رس اپنی دھرتی تے وسیب کنوں حاصل تھیندی اے۔ کہیں زبان دے اکھن پڑھ تے ساکوں اوں زبان دے بولن والیاں تے اوندی دھرتی تل پوری طرح سونہ روونہ تھی ویندی اے۔

مکدی گالہ ایہ جو اکھن ہک طرحاں دا آرہی شیشہ ہن جیندے وچ اسل کہیں قوم دی لحظہ لحظہ بندی جڑی تے سگری سنوردی شکل ڈیکھ سکدے ہن۔ سرائیکی زبان دا ایہ شیشہ وی اپنے سونہپ دے لحاظ تل کہیں وی زبان دے شیش محل کنوں گھٹ کوئی۔ یاوت ایہ وی آکھ سکدوں جو اکھن ہک عطر ہے جہڑا ساڈیاں پھلیاں نل ساڈے کتے اپنے تجریاں وچوں کھیندیاں آئں۔ تے جیندی خوشبو تل ہن ساڈا وسیب میکھا ہوئے۔

دیاں نویاں کتاباں

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور

سرائیکی ادب دی چنگیر

مصنف :- پروفیسر دلشاد کلانچوی

علمی ادبی مضامین دا مجموعہ

مل 50 روپے

زمین آسمان

سنیں رحیم طلب دے

ڈرامیاں دا مجموعہ

مل 50 روپے

دیو پورے

مصنف :- صدیق طاہر

علمی تے تحقیقی مضامین دا مجموعہ

مل 120 روپے

قطب تارا

سرائیکی دے مہاندے شاعر

سنیں نقوی احمد پوری دا نواں مجموعہ کلام

مل 100 روپے

ملن دا پتہ

سرائیکی ادبی مجلس - جھوک سرائیکی نزدین بو سینما بہاول پور

## دلشاد کلانچوی دی تصنیف "سرائیکی باغ بہار"۔

تبصرہ گل زیب حسن خاکوانی - بہلول پور

اِس گالہ توں انکار ممکن نہیں کہ سرائیکی ادب دا تذکرہ دلشاد کلانچوی دے بغیر ناممکن ہے۔ سرائیکی ادب دے تے تے اجڑے بیابان کوں سئیں دلشاد کلانچوی نے اپنے خون جگر نال سیراب کتے۔ ہر جاسونہزیں گل پھل لاکے باغ بہار کر ڈتے۔ سئیں دلشاد کلانچوی دی ادبی خدمات دا یکسر احاطہ کوئی سوکھی گالہ نہیں۔ ہر ہر پہلو واسطے کتاباں دیاں کتاباں چھپ سکدن۔ اج دا موضوع سئیں دلشاد کلانچوی دی نویں تصنیف "سرائیکی باغ بہار" بارے ہے۔ دلشاد کلانچوی سئیں دی ایہ کتاب دراصل سرائیکی وسیب دی اہم اتے معلوماتی ذلتی دا درجہ رکھیندی ہے جیندے وچ سرائیکی ادیبان، دانشوراں، فنکاراں دے فن اتے خوبصورت تذکرے، تبصرے تے مضامین اتے مشتمل ہے۔ فریدیات سرائیکی ادب دا بہوں اہم وڈا حصہ ہے بلکہ ایکوں سرائیکی ادب دی اساس وی آکھیا ویندے۔ فریدیات وچ کلانچوی سئیں دی بے پناہ دلچسپی ازل توں ظاہر ہے۔ اِس موضوع اتے اہل دے پر مغز، معلوماتی، خوبصورت مضامین، خواجہ غلام فرید دے کلام وچ رجائیت دا پہلو تے تصوف تے خواجہ فرید دی شاعری وی شامل ہن۔ سرائیکی باغ بہاراں وچ انہاں نامور اہل علم و دانش دے اتے دی مضامین شامل کتے گئیں جنہاں آپنی زندگی کوں سرائیکی ادب واسطے وقف کرتے اتے ڈنہ رات کم کرتے سرائیکی ادب کوں باغ و بہار کتے۔ انہاں وچ سرائیکی ادب دے نامور لکھاری تے محقق غلامی بہلولپوری اتے مضمون وی شامل ہے۔ علاوہ ازیں سرائیکی ادب دے مہاندے ادیبان وچ ڈاکٹر سلیم ملک، ظفر لاشاری، مسرت کلانچوی، حفیظ خان تے بتول رحمانی دے فن اتے مضامین دی صورت وچ خوبصورت تبصرے موجود ہن۔ مذہب اتے سئیں دلشاد کلانچوی دیاں ادبی خدمات قابل تحسین ہن۔ سرائیکی وچ قرآن کریم دا ترجمہ یک اسبھا لازوال کم ہے کہ جیندا نقش سرائیکی وچ تاقیامت ثبت راہی۔ ایندے علاوہ وی دلشاد کلانچوی نے سرائیکی وچ مذہب دے مختلف پہلوں اتے کم کتے

سرائیکی وچ قرآنی ترجمے دے عنوان نال دلشاد کلانچوی سئیں دا معلوماتی تحقیقی مضمون سرائیکی باغ بہاراں

وچ قابل ذکر ہے۔ اتے ایندے علاوہ سب توں اہم مقالہ ہندی زبان اتے ہے۔ لسانیات اتے کلانچوی سئیں دا کم آپنی مثال آپ ہے۔ اِس بارے او مسلسل کم وی کریندے ہن۔ ہندی زبان دا مقالہ دراصل روسی مصنف یو



اے سرنوف دی روسی زبان وچ لکھی ہوئی کتاب ”ہندی زبان“ دا دیباچہ ہے۔ ایس اہم کتاب دا انگریزی وچ ترجمہ 1970ء وچ مشہور ادیب ای ایچ سین نے کیتا۔ سئیں دلشاد کلانچوی نے ایکیوں سرائیکی وچ ترجمہ کرتے سرائیکی باغ بہاراں دا خوبصورت حصہ بنائے۔ لسانیات اتے ایہ مقالہ اپنی اہمیت دا حامل ہے۔ 232 صفحیاں تے درگھی اہم معلوماتی مضامین اتے مشتمل سئیں دلشاد کلانچوی دی ایہ کتاب اکادمی سرائیکی ادب بہاول پور دے زیر اہتمام جھوک پبلشرز ملتان نے چھاپی ہے۔ خوبصورت ٹائٹل، آفسٹ پیپر تے معیاری اتے سوہنٹریں چھپائی نال۔ ایہ کتاب 65 روپے وچ اکادمی سرائیکی ادب توں گھدی وئج گیندی ہے۔ بلاشبہ سئیں دلشاد کلانچوی دیاں خوبصورت کتاباں وچوں ہک سرائیکی باغ بہاراں وی شامل ہے۔



## سرائیکی

سرائیکی اپنے وطن عزیز کی زبان ہے  
ایک زندہ زبان، اسے زندہ رہنا چاہیے۔  
یہ ایک فصیح، متمول اور چاروں صوبوں  
میں بولی سمجھی جانے والی علاقائی زبان ہے۔  
ہمارا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ایم اے (سرائیکی)  
فارغ التحصیل نوجوانوں کے لیے لکچر شپ  
کی آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف اے  
بی اے کلاسوں میں سرائیکی (اختیاری) مضمون  
کی تدریس ہو سکے۔

## کیڈے چنگے وسدے ہاسے

سید دین محمد شاہ

اساڈے زمانے، پرائیں وقتاں دی گالہ اے، دکاناں تے لکھیا ہوندا ہا "اوہار مانگ کر شرمندہ نہ کریں"۔ تے اج کل، لکھیا ہوندے "اوہار مانگ کر شرمندہ نہ ہوں"۔ اتھوں اندازہ تو جو زمانہ کتنا بدل گئے۔ کوئی تبدیلی جیئیں تبدیلی اے! اسا کوں بگلی کوچے وچ کوئی بزرگ آندا نظر آونجے ہاتیاں اسں سرست تے کندھی تل لگ کھڑے تھیندے ہاسے۔ تے ہن، اساڈا کہیں نیگرا نال آمثاں سامناں تھی ونجے تیاں اسا کوں خود آپڑاں منہ پھیرنا پوندے۔

اساں ہیئیں پرائیں زمانے دے آدمی، اج کجھ پرائیں زمانے دیاں گالھیں کرے سوں۔ اج کل ہاڑ سلون دا موسم اے، اے موسم پہلے وی آندے ہن۔ امب، پنڈ، جھواں دا موسم، چھماہی نہراں وی تار ستار، تے جمعہ جمعہ ساوٹیاں مناوٹ دا رواج ہا۔ چار آنے، چھی آنے (۲۵ یا ۳۰ پیسے اج دے) پتی تل گزارہ تھی ویندا ہا۔ بساں، ویگناں تیاں ہن کائناں۔ سمان ٹانگیاں تے، باقی سائیکلاں۔ ہک ہک سائیکل تے ترے ترے، چار چار پیلی۔ پچھو کیویں؟ ڈو آگواں ڈنڈے تے ڈو پچھوں تے ہک چلاوون والا، بے اوکوں گدی نصیب تھی ونجے۔ بجے ترے سائیکل، تے کچیاں پکیاں سلھاں والیاں سڑکلاں، کتھائیں ریت تے دڑے، مٹی دھوڑ۔

بجھ ابھرن نال نہرتے بچ گیا۔ ونجن نال، کپڑے لٹکائے لکراں تل تے پانی وچ دھو۔ انتظام کرن والے سب کنوں اپاہے۔ او ٹانگے تے سمان چاتے پہلے دیرہ لئی بیٹھے ہوندے ہن۔ حلوہ، قلمہ تے لسی تل پہلے ٹھنکور لگ گیا، تے ول چکر گارا مل تے پانی وچ۔

اوں زمانے سارے ہندوستان وچ اتوار دی ہفتہ وار چھٹی تھیندی ہئی پر ریاست بہاول پور وچ جمعہ دے ڈنہ۔ ہیں کتے جمعے سانوٹیاں دی بہار ہوندی ہئی۔ ہک ہک ٹھوکر تے کئی کئی ٹولیاں۔ درختاں تے کپڑے تے زمین تے دریاں وچھاتے عمر دے فرق نال ہر کوئی آپڑیں آپڑیں شغل وچ مست۔ وڈے ہک ڈو فیساں مارتے کہیں گھاٹی چھاں تلے تاش کڈھ تے بہہ گئے۔ کتھائیں شطرنج دی بازی، خوب شرطیں، کھل ہس تے روٹھ۔ بے اوں ویلے کوئی باندھی لنگھدا نظر آوے ہاتیاں اوندی خیر کائیناں ہئی۔ ہک شور تھیوے ہا، تے پتہ

ایہو گئے ہا جو نیگر کپڑیاں سودا پانی وچ - اوندے تہاں ہاہاں مارن تے منتں ترے کرن دا نظارہ مزہ دیندا ہا - پر  
 سیس کون تے - بعد وچ بھانویں اوں کنوں معافی چا مگی 'اوندے کپڑے سکائے' کھوایا پایا 'اوندی ماچس سگرٹ  
 دا انتظام کیتا' اوکوں مناگدا -

وڈے بزرگ آپڑیں نکلے ہالاں کوں چھوٹی کسی وچ دھوا بکھڑا تے باہر نکلے تہاں سمجھ گھن جو ہن وقفہ اے  
 - ریڈیو 'ٹیپ ریکارڈر تہاں ہن کائیناں نہ ڈسکو ڈانس ہن پر اسل تفریح کیتے آپڑیں گاون و جاوٹ والے دوستل  
 کوں ضرور تال گھن رُودے ہاسے - طلبہ 'ہارمونیم دے انتظام تال چر چا رہندا ہا - اسٹوڈنٹس 'بھرا خالد قریشی  
 سیس دا وڈا ہو کا سکے ہا - انھوں دی موجودگی کہیں سوانی دے وقار تے معتبری دی نشانی ہئی --- آہا - امب بیٹھے  
 چوپے تے غزلاں 'کافیاں بیٹھے سزیاں - ایہو سلسلہ ڈوپہراں تک چلدا ہا - نہ غم روزگار' نہ غم زمانہ -

انتظام کرن والے وی عجیب مخلص لوک ہن - تہی ڈوپہراں کوں تال دی وستی وچ تنور ودے گیلیندن تے  
 روٹیاں ودے پکوبندن - اساکوں تہاں بس ایہو ہو کا سڑتےجے ہا' بھئی نکر تیار اے 'بل بل تے پاندھے ونجو - دل  
 سیس ---- 'پلا' 'ڈکر گوشت کریلے' تنوری روٹیاں 'جوڑے تے امب - قلمی امباں کوں سہارن پوری امب  
 سڈیندے ہاسے - پر او صرف امیراں دا کھاج ہا - باقی سب پاسے کاٹھیا - ہاٹیاں 'ٹباں وچ پئے ہوئے تخمی امباں  
 دی کیا بات ہئی - جو کچھ کھاؤ 'جتنا کھاؤ' ہضم - پانی وچ مک پئے کوں مارو 'کھسو ---- بھانویں دھی دھی  
 کھینڈو -

بس پچھاویں ڈھلے تے کپڑے چھنڈ کھن لگ پئے - وڈیاں بزرگاں نے شور مچایا 'دھڑکے ڈے ڈے تے  
 ہالاں کوں کسی وچوں کڈھیا - اکھیں رتیاں لال بیرے - چیک چیک تے سنگھ بیٹھا ہويا - کوئی پیر وچوں کڈا بیٹھا  
 کڈھیندے تے کوئی آپڑیں جُتی 'سینن ودا گیلندے -

پھیکر وچ قلفا یا باداماں دی ٹھڈائی تے امباں دا آخری پور 'اچھے ایٹم تہاں سانوٹی دی جان ہن - کہیں  
 آکھیا جو یار 'اللہ ڈتا کائنی ---- بھئی' اللہ ڈتا کڈے گیا؟ ٹھڈائی پیوے ہا - کہیں ڈسایا جو ڈتن دے سائیکل  
 دی ہوا نکل گئی اے - او پمپ ودا گیلندے ---- تے اے سب نظارے چار آئیاں وچ! دل پچھے ----  
 اللہ سیس تے دولا بادشاہ دے تال دا نعرہ مارتے واپس - تھکے ترے 'یار گیلندے آندن - جے کتھائیں جھڑی  
 نکری اسمان تے ہووے تہاں مندریں آونجن !!! (باقی دل)



## پروقیس مظهر مسعود

دل اساڈا ہا اندر دردیں دا انبار پرایا ہا  
 جیندا سیک اساکوں کھا گے او انگار پرایا ہا  
 سانجھ ونڈاون دا وقت آیا تاں ساکوں معلوم تھیا  
 اسں محض ونگاری ہاے کاروبار پرایا ہا  
 بڈے پور اشاریں نال کنارے کوں روداد سنائی  
 بیڑی بے عیبی ہائی ساڈی ' بیڑی دار پرایا ہا  
 دل مسعود منیندا کینی دل کوں کیویں سمجھاواں  
 او تل ملک بگانی ہادی او رخسار پرایا ہا  
 یاری دے عنار نہ ڈتا رستہ اتنا ڈیکھن دا  
 ساڈے یار دے ہتھاں وچ قاتل ہتھیار پرایا ہا

پروفیسر قاسم جلال

محروم اثر توں دل ارداس نہ تھی ونجے  
 ایں در توں وی رو میڈی درخاس نہ تھی ونجے  
 احسان جے کیتی تہا جنوا نہ کھڑا دل دل  
 مفلس کوں غریبی دا احساس نہ تھی ونجے  
 حسدی دی وی کیا سوچ اے ہر جاتے ایسا ڈر ہس  
 میں فیل نہ تھی پوداں ، او پاس نہ تھی ونجے  
 جے کر ایویں ودھدی گئی پیشی دی تریک آگوں  
 انصاف توں فریادی بے آس نہ تھی ونجے  
 گزران کتے توڑے پیسے وی ضروری ہن  
 جذبہ اے کماون دا ہیراس نہ تھی ونجے  
 ڈینہ رات جلال ایسا شیطان دی کوشش ہے  
 لوکاں کوں برائی دا احساس نہ تھی ونجے

حسن عباسی

اسل لوک نمائے کوئی نہ جانے  
 ساڑے روگ پرانے کوئی نہ جانے  
 سکے نوبھے خالی تمہیاں جھوکیں  
 بنجے دُسدن بھانے کوئی نہ جانے  
 ساڑی سیت وچہ تتی ریت دے بیے  
 بونیاں پھوگ تے لانے کوئی نہ جانے  
 سادل رت دی تانگھ شکھیدے ساڑے  
 سارے خواب کمانے کوئی نہ جانے  
 دُٹھیاں دُٹھیاں کندھیاں ٹھڈے چلے  
 مک گئے گھر دے دانے کوئی نہ جانے  
 پیر حسن ہے کوٹ مٹھن دا ساڑا  
 ساکوں ایو مان اے کوئی نہ جانے۔



ارشاد خامر

مڈی تاڑ اچ ایویں رہندی اے تیڈی نانگ سانوں وچ  
 گولیندا ہے جیویں دشمن کوں کالا نانگ سانوں وچ  
 ایویں لڈا کھڑا ہے وسدے ہوئے مینہ وچ مڈا کوٹھا  
 جیویں اندھے دے ہتھوں کھس گئے کوئی زانگ سانوں وچ  
 ہکے مہینہ وچ دھویندے گو چڑھے ہوئے لیپ پوچیاں دے  
 نکل آئے ہن سبھے کندھال دے لکے دانگ سانوں وچ  
 شہیداں دے جیویں سینے اتے زخماں دے چمکے ہونوں  
 ایویں ڈسدی ہے دیواریں اتے چترانگ سانوں وچ  
 وچھاتے بیٹھ پیراں دے مصلیٰ پیاسی دھرتی دا  
 میں ڈیندا رہ گیاں خامر تریسہ دی بانگ سانوں وچ

## مشتاق تنویر

نہ خواہش فیندر دی میگوں نہ حسرت ہے  
 میگوں تل اپنی اکھیں دی ضرورت ہے  
 میں ڈرداں ہاں کڈھیں خود کوں نہ بھل و نجل  
 میگوں ہر گالہ بھل و نجل دی عادت ہے  
 وفاواں دا منافع تل نمی منکداں  
 ولا ڈے میگوں اتنی جتنی لاگت ہے  
 میگوں چکر نہ ڈے سب کجھ سمجھداں ہاں  
 فسانا کتنا ہے کتنی حقیقت ہے  
 سوا درداں تے مونجھاں دے تو کیا ڈتے  
 میں ساری عمریں کیتی تیڈی خدمت ہے  
 چمن دیوچ ہے کیوں کراٹ پکھیاں دا  
 ذرا تنویر ڈیکھوں کیا مصیبت ہے

نذیر احمد فریدی

کے تائیں پگھراں دے ٹھاڈھل نال ٹھاروں زندگی  
 جسم دی چھل دے تلے کے تئیں گزاروں زندگی  
 کلھ میں اوں ان من کوں پیلی وار منوائے میں جو ہن  
 جو وی باقی بچ گئی ہے رل گزاروں زندگی  
 زندگی نعمت ہے رب سائیں دی وکاؤ مال فی  
 دل سمجھدے ونج تے گھن آساں میں شارھوں زندگی  
 وقت مکلاوے دے توڑا تو جے رسا روپس  
 موت کولوں کھس گھدی ہم تیڈے پاروں زندگی  
 جیرھلے وی موت میں دوں منہ کریندی ہے نذیر  
 او دچھا ڈیندا ہے میڈے آروھوں بارھوں زندگی



اشترکیلائی (بھکر)

بدلے گھن گئے کھڑے پاسے ہک بے کوں  
 ڈیہدے رہ گے لوک پیاسے ہک بے کوں  
 ساڈے پیار پر م دی ویری ہے دنیا  
 انگلیں بھن سمجھیندے ہاسے ہک بے کوں  
 اسل رسم رواجل دے ہتھ قیدی ہیں  
 پر ایہ گالھ ڈسیندے ناسے ہک بے کوں  
 کھو دے پڑتے 'توتاں تلے' یاد ہوی  
 ڈکھڑے شعر سزیندے ہاسے ہک بے کوں  
 ہک بے کول وچھڑدے ہاسے گیلانی  
 کوڑے ڈے کے روز دلاے ہک بے کوں

بہار النساء بہار

نال توں جانے : نال میں جاناں

توں ایس کون : میں ہاں کون

اکھیں نے کجھ آکھیا تیکوں

اکھیں نے کجھ آکھیا میکوں

کیتی نہ کجھ منوؤں بات

انجھ نہ تیں توں میڈی ذات

تیکوں ڈیکھ کے ایویں لکیا

جیویں چن چکور کو لبھیا

تیڈا میڈا ابدی رشتہ

تیڈا میڈا ازلی رشتہ

صدیاں توں جو سندے رہے ہاں

صدیاں توں جو ڈیدھے رہے ہاں

اج دی انویں راہندے پئے ہاں

اج دی ڈکھ او ساہندے پئے ہاں

اج دی خوف ہے میڈے اندر

اج دی ہنجوں بنے سمندر

اج دی کج جئیں سدھراں چور

اج وی ہجردی اڈدی دھوڑ

اج وی میں انویں مجبور

اج وی توں ایں میں توں دور

اج وی میڈی گول اج توں

اج وی میڈے بول اج توں

اج وی توں میں توں نہ کچھیں

اج وی میں تیکوں نہ ڈساں

تینڈے من اج میں ای وساں

ناں توں جانے : نال میں جاناں

توں ایں کون : میں ہاں کون



صابر چشتی

دیگر بچھوں سارے درشن  
 ہوو نوں راہندے ویندن  
 سورج بیڑی پکھنوں اپنے  
 آپ اچ چھاہندے ویندن  
 سپیس مانگ لڑھدا ویندے  
 نانگ ان واہندے ویندن  
 ایں توں پیلھے دریا اپنیاں  
 چمھیاں آپ مکاوں  
 تار سمندریں وسدیاں جھوکاں  
 کال کریمہ کرلاون  
 ایں توں پیلھے دیہہ اتھارے  
 شام سیانی تھیوے  
 پار اروار کوں دین ولاوے  
 بھوئیں مسمانی تھیوے  
 اسال وی اپنے قصیاں سوڈھے  
 پریم پتھاری جوڑوں

خورشید بخاری

ایہ کیندا بل اے ؟

جو جیندے مکھڑے تے زندگی دی بہار کا مینی

ایہ کیندے اکھیں و لہو اے ؟

جیندے نصیب پو ماغ دا پیار کا مینی

ایہ کیندی قسمت دا پھل ہے ؟

جیر مھا اداس لگدے ، کمنازاں لگدے

ایہ مونجھا مانداتے روند اکھاندا

تے شکلوں اصلوں نمازاں لگدے

کھیں دا ہتھ ایندے سرتے کا مینی

ایہ کیوں مزدوری کریندا بیٹھے ؟

ایہ کیندی پالش کریندا بیٹھے ایہ کیندے کپڑے دھویندا بیٹھے

نہ کچھ بستہ نہ ہتھ تختی

تے چھیڑ بکریاں دی چھیڑی دیندے

نہ گل دا چولانہ پیرس جتی

ایہ پیرس ہینڈے نیبٹری دیندے

میں ڈنھی بیٹھاں میں جاتی بیٹھاں

میں سمجھی بیٹھاں سجاتی بیٹھاں

ایہ میڈی دھرتی والال ہوسی

ایہ میڈی دھرتی دا بل ہوسی

ایکوں ءج تیں کوئی ہمارا  
 نہ گوکانہ سوک چھوہارا  
 ناں لگیا تے ناں کہیں ہنکھیا  
 نہ کہیں کھادھانہ کوئی ہنکھیا  
 نہ ہس پتر نہ لڑاناں ہے  
 ناتاں ایندی گھائی چھاں ہے  
 جے کوئی پاندھی سسی چاکڈھے  
 ہاں کلجے کرے ٹھڈے  
 پر جیرمھاوی ایتھوں آندے  
 جیرمھا رستہ گولن چاندھے  
 ہیکوں ڈیکھ تے راہ گولیندے  
 گول تے رستہ گھر پچ ویندے  
 ایں ءج تائیں کہیں وی پاندھی کوں  
 رلدے کھلدے راہ راندھی کوں  
 سنج بر دے وچ رلن نی ڈتا  
 رستہ کہیں کوں بھلن نی ڈتا  
 اے ہے بکھدالاٹ منارا  
 اندھے راہ دا قطبی تارا  
 چنیاں دے وچ جھننے پانون  
 رلیاں ہویاں کوں راہ لانون  
 اے وت جگری یار دادم اے  
 اے وی تہاں ہک وڈاکم اے



نذیر احمد فریدی - کامرس کالج لودھراں

سرتے پیلا بوچھن پاتے  
 سنج بردی ہک چندری جاتے  
 ریت دے گھرچ کلھی کھجی  
 سکی تے ان پھلی کھجی  
 ٹوٹی توڑیں منڈھ توں لاتے  
 بتھی تھی تے رنگ بدلاتے  
 تتی دھپ کوں جان تے مل تے  
 بارھوں سک تے اندروں گل تے  
 اوڈدی ریت کوں سروچ پاوے  
 نہ بھمڑے تے نہ پھل چاوے  
 ریت سمندر ایندے بارھوں  
 بے ایندے سروں تاروں  
 اکھیں چونبھ نظارے تھوہے  
 زہری قہری تیز گندوھے  
 ڈمبرے گلڈے گلڈے ڈھ گئے  
 کئی پلو چھڑیاں دے لہ گئے  
 بکھ ترھ جھل جھل منڈھ وی مر گئے  
 گاچے کھجی دے وچ مر گئے  
 ہک ہک کھمبر اسک سک ڈھاوے  
 سال پالی دھون پئی لاوھے



## سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور دی خدمات دا جائزہ

قادر مصطفیٰ خاں

سرائیکی زبان پاکستان دے تقریباً ڈو کروڑ لوکاں دی زندہ زبان ہے۔ تے ایس زبان دے ادب دا سرمایہ وی بے بہا ہے اتے ایس حقیقت توں وی انکار نہیں کیتا ونج سگیندا جو کہیں وی زبان تے اوندے ادب دی ترقی تے ترویج کتے اوندی اشاعت بہوں اسی ضروری ہے اتے اشاعت دے کم کتے انجمنیں تے ادبی مجلساں ہی بنیادی کردار ادا کریندن۔

قلب پاکستان بہاول پور کوں جتھاں بے ڈھیر سارے اعزازات رکھن دا شرف حاصل ہے اتھاں بہاول پور کوں اے وی اعزاز حاصل ہے جو ہند سندھ دیاں زبانیں دے ون دی پاڑ مٹھری بولی جیکوں مختلف علاقیاں وچ انھیں علاقیاں دے نانواں دی نسبت نال ناں ڈتا ویندا ہا جیویں جو ملتان وچ ملتان، ریاست بہاول پور وچ ریاستی، انھیں وچ اٹھچھری، لے وچ لموچڑی تے اچ وچ اچی وغیرہ آکھیا ویندا ہا، کوں ”سرائیکی“ دے سانجھے ناں تے متفق کرن کتے پورے سرائیکی وسیب دی پہلی وڈی ادبی تنظیم ”سرائیکی ادبی مجلس“ قائم کیتی گئی۔

انوہویں صدی دی چھیویں دہائی وچ صدیاں توں بولی و نجن والی ایس زبان دے وارثاں دی سوچ بیدار تھئی تے ایکوں ”سرائیکی“ ناں ڈے ڈتا گیا تے ول ایس گالہ دی ضرورت محسوس تھئی کہ کوئی ہک ایسوی جیہا پلیٹ فارم ہووے جتھاں شاعر تے ادیب کٹھے تھی سگن۔ جتھوں سرائیکی زبان دے کھنڈے پنڈے ادب کوں کٹھا کر تے شائع کیتا ونجے تاں جو زبان کوں فروغ ملے تے لوکاں وچ لکھن پڑھن دا شعور پیدا تھیوے۔

انھیں گالھیں کوں محسوس کریندے ہوئے بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ مرحوم نے ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء کوں سرائیکی وسیب دی سب توں پہلی وڈی تنظیم ”سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور“ قائم کیتی۔ اے مجلس چار رکنی ہائی۔ ایندے پہلے صدر او خود ہن تے پہلی مجلس انتظامیہ وچ محمد دین بشیر، بشیر احمد ظامی تے صدیق احمد طاہر دے اسمائے گرامی شامل ہن۔ مجلس نے آئینی، غیر سیاسی تے خالص علمی ادبی حیثیت دے تحفظ کتے ایندا آئین ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء کوں حکومت کنوں منظور کرایا۔ ایندا پہلا دفتر امینہ بلڈنگ (سید نذیر علی شاہ دی کوٹھی دا ہک کمرہ) فوجی دستی بہاول پور وچ ہا۔ اگست ۱۹۶۸ء وچ اے دفتر فوجی دستی کنوں سینما چوک دے نزدیک ”مکتبہ سرائیکی“ دے نل نل اے سوچ تے منتقل کیتا گیا جو فوجی دستی شہر کنوں پرے لگدی ہائی تے لوک زیادہ تعداد وچ اتھاں نہ

جنگ مکدے ہن - اتے دل سال ۱۹۷۱ء وچ ایندے دفتر کوں "چوک سرائیکی عقب رینبو سینما" ایندی آپڑیں جھی کنال زمین وچ منتقل کر ڈتا گیا جیہڑی جو سرائیکی ادبی مجلس دے ہک ممبر سینٹھ محمد عبید الرحمن دی تحریک اپروومنٹ ٹرسٹ بہاول پور دے سئیں محمد حامد نے اوں وقت دے کمشنر میر عجم خاں دی سفارش تے ڈتی ہائی تے ایں سارے عمل وچ ریٹائرڈ بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دیاں کوششاں کوں نظر انداز نہیں کیتا وچ سیکندا۔

میر عجم خاں کمشنر بہاول پور سرائیکی ادبی مجلس دیاں قومی سطحاں دیاں تقریباں کنوں اتنے متاثر تھئے کہ انھاں نے حکومت پنجاب کوں سفارش کیتی کہ ایں مجلس کوں سالانہ گرانٹ ڈتی وئجے - چنانچہ پہلی واری سال ۱۹۷۱ء وچ حکومت پنجاب دی طرفوں ایں مجلس کوں ڈھ ہزار روپے دی گرانٹ ڈتی گئی - جیندے وچوں کچھ رقم پلاٹ دی درستی تے خرچ کیتی گئی تے کچھ وچوں ہک کمرہ تے اسٹیج بنوایا گیا تے دل ایندا باقاعدہ افتتاح نویں آنوں والے کمشنر بہاول پور سئیں ضیاء الدین نے کیتا اتے ڈوجھے کمرے دی تعمیر ۱۹۷۳ء وچ تھئی جیکوں لائبریری دے طور تے استعمال کیتا گیا تے جتھاں ہن وی لائبریری موجود ہے -

کسیں دی تحریک کوں کامیاب کرن کتے تے کسیں دی انجمن تے مجلس دی گاڑی کوں چلاون کتے ڈو مہمیتیاں دی ضرورت ہوندی ہے - ہک مہمیتا اوندی قیادت ہوندی ہے تے ڈوجھا مہمیتا سرمایہ ہوندے - پر اگر قیادت بااعتماد ہووے ، مخلص ہووے - اخوت ، محبت تے بھائی چارے دے فضا وچ آگوں ودھن دا سچا جذبہ رکھیندی ہووے تاں دل سفر دیاں مشکلاں خود بخود آسان تھئی دیندن - مکھے تریسے دی سوچ توں بالاتر تھئی تے پیٹ تے پتھر بدھ کرائیں منزل آلے پاسے رواں رہندی ہے - ایہو حال سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور دا ہا - ایں نے میر کارواں بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دی قیادت وچ اپنی مدد آپ دے تحت آپڑیں سفر کوں جاری رکھیا - شاہ صاحب نے آپڑیں آپ کوں سرائیکی ادبی مجلس کتے وقف کر ڈتا تے ایندی ترقی تے بقا کتے ڈینہ رات ہک کر ڈتا - انھاں نے اوں ویلے دے وڈے وڈے ادبیاں تے شاعراں کوں ایں سرائیکی ادب پرور مجلس وچ شامل کیتا - او ہر ہک کوں ٹر ویندے تے اوکوں سرائیکی ادبی مجلس وچ شامل تھیون دی دعوت ڈیندے - ایں مجلس دی مالی معاونت پہلے او خود کریندے تے دل یار دوستاں کنوں مدد گھنڈے - تقریباً ۹ - ۱۰ سالاں تک اے سلسلہ جاری رہاتے دل اللہ نے سن گدی - میر عجم خاں جیہاں ادب دوست تے محب وطن کمشنر آگیا جیئیں نہ صرف ایندے کتے سرکاری گرانٹ منظور کرا ڈتی بلکہ ہک قطعہ اراضی دی گھن ڈتا جیندے کتے سرائیکی وسیب شکر گزار ہے - پچھلے ڈہنہاں ایں جاتے "فرید ہل" دی تعمیر دے سلسلے وچ لوکل گورنمنٹ نے ہک منصوبہ دی تیار کیتا



ہا۔ نقشے خاکے، تنجینے سبھو کچھ تیار تھی گیا ہا پر پتہ نہیں کیوں اے معاملہ ٹھپ تھی گئے۔ شاید تسں بہتر جانندے

۲۰۰۰ -

گذشتہ بتری (۳۲) سالوں سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاول پور مذاکرے، مباحثے، جلسے، کانفرنس، نمائش تے مشاعرے وغیرہ کراتے اتے معیاری کتاباں شائع کرتے علم و ادب تے ثقافت دی خدمت کریندی پئی ہے۔ اے مجلس تقریباً ۷۰ دے قریب معیاری کتاباں شائع کرن دا اعزاز رکھیندی ہے اتے ایندیاں شائع شدہ کتاباں وچوں ڈاکٹر نصر اللہ، خاں ناصر دی "اجرک"، پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک دی "جھلار" تے جانباز جتوئی دی "ارداساں" کوں صدارتی ایوارڈ ٹال وی نوازا گئے۔ ایس مجلس کوں اے وی اعزاز حاصل ہے جو ایس نے سرائیکی زبان دا سب توں پہلا رسالہ "سہ ماہی سرائیکی" جون ۱۹۶۵ء وچ بریگیڈیر سید نذیر علی شاہ دی ادارت وچ کڈھیا۔ کیوں جو بئے رسالے جیویں جو "سرائیکی ادب" ملتان (۱۹۷۱ء)، "سرائیکی" بہاولپور، "فرید رنگ" ڈیرہ غازی خان، "اختر" ملتان، "سینہا" مظفر گڑھ، "سوجھلا" بھٹہ واہن، "سانول" لاہور، "سپار" کراچی، "روہی" کر، "آواز" خان پور، "جھوک" خان پور۔ ملتان وغیرہ ایندے بعد وچ شائع تھیں۔

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور دی خدمات دا اعتراف کریندے ہوئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۹ء کوں جناب محمد حامد صاحب ڈپٹی کمشنر بہاول پور لکھدن:

"سرائیکی ادب کے فروغ اور پرورش کے لیے سرائیکی ادبی مجلس کی کوششیں نہایت قابل قدر ہیں۔ سرائیکی کے قیام اور کلاسیکی شاہکاروں کا تحفظ اور ان کی اشاعت اور موجودہ دور کے لکھنے والوں کی قدردانی اور دستگیری اس علاقے اور اس کے تمدن کی بیش قیمت خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کارپردازان سرائیکی ادبی مجلس کی اس کار خیر میں برکت دے اور انہیں مزید ہمت و استقامت دے۔"

جناب علی ذوالقرنین صاحب ڈپٹی کمشنر بہاول پور ۶ مارچ ۱۹۷۳ء کوں آپڑیں رائے دا اظہار ایس کریندن:-

"علاقائی زبانوں کی ترقی و ترویج کو ملکی سالمیت اور یک جہتی کے لیے خطرہ سمجھنا صحیح انداز فکر نہیں۔۔۔ بلکہ علاقائی زبانوں کو ذریعہ اظہار بنا کر قومی مقاصد بہتر طور پر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔"

سرائیکی زبان کا گراں قدر سرمایہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا اور  
سرائیکی ادبی مجلس اسی کے لیے مستعدی سے کوشاں ہے۔ میری دعا ہے  
کہ خداوند تعالیٰ انہیں اغراض و مقاصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار  
کرے (آمین)۔“

سرائیکی ادبی مجلس ہک خالص ادبی تے ثقافتی تنظیم ہے۔ لسانی تفرقے تے علاقائی نفرت توں پاک ہے۔  
ایں واسطے جائز مقاصد دے حصول کتے ایندیاں کوششاں کوں پذیرائی ملدی ہے۔ ٹی وی تے ہفتہ وار سرائیکی  
نشریات تے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور وچ ایم اے سرائیکی کلاس دا اجراء ایندی کارکردگی دی اعلیٰ مثال ہے۔  
حکومت پنجاب، محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان دے سیکرٹری جناب بدرالاسلام دا پیغام ایں سلسلے وچ ہک  
سند دی حیثیت رکھیندے:-

”یہ جان کر بے انتہا مسرت ہوئی ہے کہ سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور لسانی  
تفرقہ بازی یا علاقائی منافرت سے بالاتر، غیر سیاسی ادارے کی حیثیت سے  
ادب و ثقافت کی خدمت کر رہی ہے۔“

ہر خطے کا اپنا حسب ہوتا ہے اور وسیع سرائیکی خطے کی تہذیب  
اور مزاج سے دیگر علاقوں کو متعارف کرانے کے لیے مجلس نے جس  
طرح ذمہ داری سنبھالی ہے وہ مبارک باد کی مستحق ہے۔ اسلامیہ  
یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے سرائیکی کورس کے اجراء اور لاہور ٹی وی  
سٹیشن سے ہفتہ وار سرائیکی نشریات مجلس کی موثر کارکردگی کی اعلیٰ مثال  
ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ علاقائی سطح پر مقامی زبان و ادب کے فروغ  
سے ملکی سطح پر قومی زبان و ادب کو تقویت ملتی ہے۔ قومی تصور کے  
اس مقصد کے حصول کے لیے سید دین محمد شاہ، صدر سرائیکی ادبی مجلس  
کی مساعی قابل ستائش ہیں۔“

سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور دی نگران کونسل تے مجلس انتظامیہ دے سارے عہدیدار اعزازی طور تے



کم کریندن ایندے مقابلے وچ سندھی ادبی بورڈ تے پنجابی ادبی بورڈ وچ تنخواہ دار ملازم ہن تے اے ادارے خالصتا سرکاری گرانٹاں تے چلدے، مین اتے انھاں دے مقابلے وچ حکومت پنجاب (محکمہ اطلاعات، ثقافت تے امور جوانان) تے مرکز (اکادمی ادبیات پاکستان - اسلام آباد) کنوں سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور کون ملن والی گرانٹ اٹے وچ لون برابر ہے لیکن ایندی کارکردگی نہایت ہی شاندار ہے کیوں جو سرائیکی ادبی مجلس نہ صرف کتابیں پھیندی ہے بلکہ علمی ادبی تے ثقافتی تقریبات دی علاوہ قومی، ملی تے مذہبی تہواراں تے وی تقریبات دا اہتمام کریندی ہے تے اے اخراجات ذاتی بھج دھرک تے ضلع کونسل بہاولپور دی مالی اعانت نال پورے تھیندن تے ایس طرحاں سرائیکی ادبی مجلس ہر سہ محکمیاں دی شکرگزار ہے کہ انھاں دیاں ڈیتیاں ہوياں گرانٹاں نال علمی ادبی، تحقیقی، تنقیدی، تاریخی تے ثقافتی کم تھیندا پئے تے انھاں گرانٹاں دا اے جائزہ مصرف ہے۔

مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ء وچ وی حسب سابق سرائیکی ادبی مجلس دی کارکردگی نہایت شاندار رہی ہے۔ فنڈز کافی تاخیر نال ملن دی وجہ کنوں بہوں وڈیاں تقریبات دا انعقاد تاں نہیں تھی سگیا پر چھوٹے موٹے فنکشن ضرور کتے گئین البتہ ایس سال کتاباں آلی سائیڈ کسر کڈھ چھوڑی گئی ہے۔ ایس سال ڈو دے مقابلے وچ چار کتاباں چھاپیاں گئین۔ ڈو کتاباں حکومت پنجاب کنوں ملن والی گرانٹ وچوں، ہک مرکزی گرانٹ نال تے پہلی واری ہک کتب ضلع کونسل بہاول پور کنوں ملن والی گرانٹ کنوں چھاپی گئی ہے۔ انھاں چاریاں کتاباں دا مختصر جائزہ پیش ہے۔

ویورے

صدیق طاہر مرحوم دا ناں تے شمار انہاں مہاندے لکھاریاں وچ آندے جہڑے سرائیکی ادب وچ سب توں اچے تے نشاں ہن۔ گویا اے اسمان ادب تے ڈنہہ ہووے تاں سمجھ ہن، رات ہووے تاں چندر ہن اتے رات اندھاری ہووے تاں قطب تارا ہن۔ انہاں نے ادب دی ہر صنف تے قلم چاتے، اتے دل جہڑے موضوع کون موضوع بنائے اوندی انت کر ڈتی ہے۔ بطور شاعر انھاں کون سرائیکی غزل دا مزاج متعین کرن والیاں وچ شامل کیتا ویندے، جدید نظم وچ بہوں وڈا مقام رکھیندن۔ بطور ادیب او بہوں وڈے نقاد، محقق تے مورخ نظر آندن۔ زیر بحث کتاب ”ویورے“ وچ انھاں دے سال ۱۹۷۰ء توں گھن تے سال ۱۹۹۰ء توں ایسے انھاں ویساں وریاں وچ پھیل لکھتاں دی چون شامل ہے۔ کل اٹھاراں مضامین شامل کتے گئین۔ چونکہ مصنف کون سرائیکی زبان دے ہزار سالہ کلاسیکی ادب تے اوندے ارتقاء تے وسیع مطالعہ ہائی ایس واسطے تقریباً اٹھ مضامین ”سرائیکی اکھر“، ”پرانیوں لکھتاں“، ”نویں سرائیکی ساہت“، ”ادبی مہاندے“، ”پاکستان دے علاقائی



ادب وچ سرائیکی ادبی روایت“ “سرائیکی ادب آزادی دے بعد“ “سرائیکی مثنویاں“ تے ”پہل دی سرائیکی شاعری“ دے موضوعات تے لکھن۔ باقی دے مضامین وچ حضرت پجل سرمست، ملک الشعراء مولوی لطف علی، نصیر الدین خرم بہاول پوری، بخت فقیر، صوفی فیض محمد دلچسپ، سفیر لاشاری تے ڈاکٹر نصر اللہ خاں نامردی شاعری دا جائزہ گدا گئے۔ جڈن کہ ہک مضمون سلطان العارفین قطب المشائخ حضرت خواجہ غلام فرید دے کلام دی صحت دے بارے وچ تحریر کیتا گئے۔ مصنف دا انداز تحریر ہک دکھرا مزاج رکھیندا ہا ایں واسطے انھن دے مضامین دی زبان وی سادہ تے عام فہم ہے۔ مضمون پڑھدے ہوئے ایویں لگدے جیویں جو گالھیں سڑدے بیٹھے ہوووں۔ چار رگی ٹائٹل تے ۱۷۴ صفحات تے مشتمل مالی سال ۹۶-۱۹۹۵ وچ شائع تھیون آلی ایں کتاب کوں سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے ضلع کونسل بہاول پور دی مالی اعانت نال چھاپے تے مجلس ڈویژنل کمشنر ملک محمد اکرم، سابق ڈپٹی کمشنر اخلاق احمد تارڑ، ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ تے چیف آفیسر ضلع کونسل بہاول پور دی شکر گزار ہے کہ انہاں دی سرپرستی وچ ایہو جی نایاب تے انمول کتاب شائع تھی ہے۔ ہر می جو سرائیکی تنقید تے تحقیقی ادب وچ ہک خاص مقام حاصل کرے۔

### سرائیکی ادب دی چنگیر

پروفیسر عطا محمد دلشاد کلانچوی کتاباں دی سخری مکمل کرن آلے ہن۔ سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور تے محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان حکومت پنجاب دے مالی تعاون نال سال ۹۶-۱۹۹۵ دے بجٹ نال دلشاد کلانچوی صاحب دی مختلف مضموناں تے مشتمل کتاب ”سرائیکی ادب دی چنگیر“ چھاپی ہے۔ اے کتاب ۱۲۸ صفحات تے مشتمل ہے پیپر بیک خوبصورت ٹائٹل تے اچھی طباعت دے باوجود مل صرف پنجاہ روپے ہے۔ ایں کتاب وچ کلانچوی صاحب نے پندھراں چھوٹے وڈے مضمون شامل کیتن۔ جنھاں دے وچوں پنج چار مضمون کتاباں تے تبصرے ہن۔ انھاں وچ مخدوم محمد رفیع شاہ شاعری دی بیاض ”قلندر تے کشالے“، سیں نواز جاوید دے شاعری تے مشتمل ”تانگاں لگدن سانگاں“، مقبول عباس کاشردے بالاں دے سرائیکی ست ڈرامیاں تے مشتمل کتاب ”چندر تارے“، سید انیس شاہ جیلانی دی ”مہاندرا ڈیکھنس“ اتے ڈاکٹر مہر عبدالحق سمرادے ماہیاں دی کتاب ”لاڑیاں“ شامل ہے۔ مہر عبدالحق، صالح الہ آبادی تے خرم بہاول پوری تے لکھے گئے مضامین دے علاوہ سرائیکی ادب وچ عشق رسول، سرائیکی ادب وچ قومی ادب، علامت نگاری، رقیب دا وجود تے رباعی بارے معلوماتی مضمون ہن۔ اتے رشید احمد لاشاری دے سندھی مضمون ”سرائیکی“ دا سرائیکی

وچ ترمہ وی شامل ہے۔

## قطب تارا

ادب دے اسمان تے اوں تاراں ڈھیر سارے تارے ہوندن پر انھیں وچ ہک تارا ایہو جیا وی ہوندے جیہڑا پاندھیاں دیاں راہواں تے منزلان دا تعین کریندے۔ ایں تارے کوں قطب تارا آکھیا ویندے۔ مہاندرے شاعر دبیر الملک سید باقر حسین نقوی احمد پوری کوں اگر سرائیکی شاعری دا قطب تارا آکھیا ونجے تاں بے جا نہ ہوسی کیوں جو آکھیا ویندے کہ جنیں ویلے سرائیکی غزل دا منڈھ بدھیندا پیا ہا تاں نقوی احمد پوری نے ایندی سمت دا تعین کیتا۔ کچھ نقادوں دے نزدیک نقوی صاحب دا اردو کلام ڈاڈھا زوردار ہے پر اوں زور آور دے آگوں کیندا زور چلدے۔ فنا دے سجھ دے آگوں قطب تارا تاں کیا تاریاں بھریا پورا اسمان وی نظر نہیں آندا۔ نقوی صاحب وی ایں فنا دی جھوک توں جھوک لڑا گئیں۔ ڈاڈھا ارمان رکھیندے ہن جو آپڑیں حیاتی وچ اے کتاب چھپی ہوئی دیکھ گھنن۔ اتے میکوں تے سئیں نواز کاوش کوں فیض اللہ شاہ صاحب دے گھر بستر علالت تے اساڈی عیادت دے دوران آپڑیں ایں مجموعہ کلام دا کتابت شدہ مسودہ احمد پوروں منگوا ڈیون دا وعدہ کیتا ہر حیاتی نے وفانہ کیتی لیکن سرائیکی ادبی مجلس آپناں وعدہ پورا کر دکھائے۔ اتے اے وعدہ پورا کرن وچ حکومت پنجاب دا تعاون وی حاصل ہے جیندی گرانٹ نال 96-1995 وچ نقوی احمد پوری دے سرائیکی کلام دا مجموعہ منظر عام تے آئے۔ چار رنگے خوبصورت ٹائٹل والی اے کتاب 144 صفحیاں تے مشتمل ہے۔ چنگا کاغذ تے چنگی ڈو رنگی طباعت ہے۔ مل صرف 100 روپے ہے۔ ”قطب تارا“ ڈو حصیاں تے مشتمل ہے۔ پہلا حصہ غزلاں کتے مخصوص ہے تے ڈوجھے حصے وچ سرائیکی نظمیں ہن۔ آپ چونکہ سید گھرانے نال تعلق رکھیندے ہن ایں واسطے انھیں دے کلام وچ قوم، ملک، وطن، دھرتی نال پیار دا درس ملدے۔ عشق حقیقی تے عشق مجازی ڈوہیں موجود ہن۔ بہر حال انھیں دا اے مجموعہ کلام پڑھن نال تعلق رکھیندے۔

## زمین اسمان

بہوں پہلے صدیق طاہر مرحوم نے آپڑیں ہک مضمون ”نویں سرائیکی ساہت“ وچ لکھیا ہا۔ جدید دور اچ بریگیڈیر نذیر علی شاہ، اختر خاں بلوچ، اسماعیل احمدانی، فدا احمدانی، تحسین سبائیوالی تے غلام حسن حیدرانی دے نال بہوں نمایاں ہن۔ سردار نجم الدین لغاری، پروفیسر دلشاد کلانچوی تے رفیعہ قمر نے وی نثر دی معیاری ادب دا اضافہ کتے۔ البتہ ڈرامے دا میدان تقریباً خالی ہے۔ ایندے اچ سید نذیر علی شاہ، جام محمد اقبال جھلن تے راقم

الحروف دی چند تخلیقات منظر عام تے آئیں ہن۔ لیکن ہن ایں میدان وچ ڈھیر سارے شمسوار آگئیں۔ رحیم طلب نے سرانیکی ڈرامیاں دی کتاب ”زمین اسمن“ وچ جیسرے سرانیکی دے ممتاز دے ڈرامہ نگاراں دے ہن پوکھا کڈھے انھماں وچ حفیظ خان، مسرت کلانچوی، قاسم جلال، ملک ممتاز احمد زاہد تے قادر مصطفیٰ خاں دے ہن شامل ہن۔

رحیم طلب دے ڈرامیاں دی ایں کتاب ”زمین اسمن“ کوں وی سرانیکی ادبی مجلس بہاولپور نے اگلی ادبیات پاکستان اسلام آباد دے مالی تعاون نال چھاپے۔ فالسے رنگے پیپر بیک ٹائٹل نال 160 صفحاں تے ست ڈرامیاں تے مشتمل کتاب دامل پنجہ روپے ہے۔

رحیم طلب نے ایندا دیباچہ تاں نیں لکھیا البتہ فلیپ حفیظ خاں، اسلم قریشی، سجاد حیدر پرویز تے ملک ممتاز احمد زاہد نے لکھیں۔ حفیظ خاں لکھدن جو رحیم طلب دے ڈرامیاں اچ جتھن وسیب دے منظر ہن انھماں نال نال اجو کے مسائل وی نظردن۔ انھماں مسائل دا سلجھاؤ، انھماں ڈرامیاں دا مرکزی خیال ہے۔۔۔۔۔ پاکستان ٹیلی وژن دے پروڈیو سرتے افسانہ نگار اسلم قریشی دے نزدیک رحیم طلب دے ڈرامیاں اچ نگرپ دی گالہ ہے۔ ایہو نگرپ ایندے ڈرامیاں دا وکھرپ ہے۔

سرانیکی ادبی مجلس نے مالی سال 96-1995 وچ چار کتاباں چھاپ تے ہک ریکارڈ قائم کتے۔ اتے کتاباں دی او جنھماں کوں مواد تے گیٹ اپ دے لحاظ نال کہیں وی چنگی کتاب دے مقابلے وچ رکھیا ونج سگندے۔

سرانیکی ادبی مجلس بہاول پور چونکہ مختلف اداریاں کوں ملن والیاں گرانٹاں کوں ادب دی توسیع، ترویج، ترقی تے دیگر انھماں مقاصد تے استعمال کریندی ہے جنھماں دی اجازت ایندا آئین ڈیندے۔ اتے آئین دی دفعہ 25 جز ”ہ“ دے تحت مجلس دی آمدنی تے خرچے دا گوشوارہ ایندے سہ ماہی مجلے ”سرانیکی“ وچ شائع کرنا وی ضروری ہے۔ ایں واسطے ہر گرانٹ دا علیحدہ علیحدہ گوشوارہ پیش کیتا ویندا ہے۔



## گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء گرانٹ آمدہ از اکادمی ادبیات پاکستان - اسلام آباد

### آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	402 - 00	1- آمدنی از فروختگی کتب توسط بشیر بھائیہ صاحب
	442 - 00	2- آمدنی از فروختگی کتب از حسن عباسی صاحب رسید نمبر 55، بک نمبر 5
	30 - 00	3- آمدنی از فروختگی کتب مطابق رسید نمبر 58، بک نمبر 5
	100 - 00	4- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 64-60-54، بک نمبر 5
	60 - 00	5- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 23، بک نمبر 3
	155 - 00	6- آمدنی مطابق رسید نمبر 2، بک نمبر 5 وی پی انور بودلہ صاحب
	80 - 00	7- آمدنی از فروختگی کتب رسید نمبر 65-58، بک نمبر 4
	9000 - 00	8- گرانٹ از اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد چیک 217713 مورخہ 11-4-96
	11000 - 00	9- گرانٹ از اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد چیک 217763 مورخہ 30-6-96
	20867 - 00	کل آمدنی دوران سال 1995-96 =

### خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	9123 - 00	1- خرچہ ادائیگی قرضہ سابقہ سال 1995-96ء، صفحہ 19، کیش بک
	171 - 00	2- خرچہ ڈاک مطابق رسیدات دوران سال 1995-96
	2002 - 00	3- خرچہ بل فون نمبر 883990 دوران 1995-96
	3600 - 00	4- اعزازیہ آفس سیکرٹری دوران 1995-96
	2400 - 00	5- خرچہ کتابت "زمین اسان" 160 صفحات در - 15 فی صفحہ
	300 - 00	6- خرچہ کاپی جزائی کتاب "زمین اسان" دس کاپی در 30 فی کاپی
	8550 - 00	7- خرچہ طباعت معڈ ٹائٹل، 250 کتب "زمین اسان"
	1300 - 00	8- ٹی اے ڈی اے آمدورفت بہاول پور و لاہور 3 یوم بسلسلہ طباعت "زمین اسان"
	221 - 00	9- خرچہ اسٹیشنری دوران 1995-96
	200 - 00	10- خرچہ آڈٹ فیس
روپے	27867 - 00	کل خرچہ دوران سال 1995-96 =
	20867 - 00	کل آمدنی دوران سال 1995-96 =
	7000 - 00	فالتو خرچہ جو 1996-97 کی گرانٹ سے وضع ہوگا =

گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء  
گرانٹ آمدہ از محکمہ اطلاعات، ثقافت و امور جوانان

آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	210 - 00	1- آمدنی از سالانہ چندہ سے مای سرائیکی
	50000 - 00	2- گرانٹ از حکومت پنجاب
	50210 - 00	کل آمدنی =

خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

روپے	6700 - 00	1- ادائیگی بقایا سابقہ خرچہ دوران سال 1995-96ء
	4259 - 00	2- خرچہ سے مای سرائیکی شمارہ نمبر 25
	5510 - 00	3- خرچہ سے مای سرائیکی شمارہ نمبر 26 - 27
	5905 - 00	4- خرچہ سے مای سرائیکی شمارہ نمبر 28
	2160 - 00	5- بل کتابت کتاب "قطب تارا"
	270 - 00	6- بل کاپی جزائی کتاب "قطب تارا"
	14150 - 00	7- بل سکیٹنگ، طباعت، طباعت ٹائٹل، جلد بندی 500 کتب
	1920 - 00	8- بل کتابت "سرائیکی ادب دی چنگیر"
	240 - 00	9- بل کاپی جزائی "سرائیکی ادب دی چنگیر"
	6950 - 00	10- بل طباعت معہ ٹائٹل 200 کتب
	1300 - 00	11- بل ٹی اے، ڈی اے آمدورفت بہاولپور و لاہور بابت طباعت کتب
	1200 - 00	12- اعزازیہ خاکروب برائے سال 1995-96
	3600 - 00	13- اعزازیہ مالی برائے سال 1995-96
	3600 - 00	14- اعزازیہ چوکیدار برائے سال 1995-96
	1500 - 00	15- اخراجات (حصہ) بجلی دوران 1995-96
	200 - 00	16- آڈٹ فیس
	2611 - 00	17- متفرق اخراجات ڈاک، ٹکٹ، فوٹو سٹیٹ و اسٹیشنری وغیرہ سال 1995-96
روپے	62075 - 00	کل خرچہ =
	50210 - 00	کل آمدنی =
	11865 - 00	فالتو (ادھار) خرچہ =

گوشوارہ آمدن و خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء  
گرانٹ آمدہ از ضلع کونسل بہاول پور

آمدنی دوران مالی سال 1995-96ء

24000 - 00

1- آمدنی چیک نمبری 2698363 مورخہ 11-6-96

بنک آف پنجاب بہاول پور

تفصیل خرچہ دوران مالی سال 1995-96ء

19514 - 00

1- کل خرچہ طباعت کتاب ”دیورے“ 500 عدد

1406 - 00

2- طباعت لیٹریچر

65 - 00

3- خرید کیش بک

3200 - 00

4- خرید دو عدد آہنی اسٹینڈر ریک برائے کتب

200 - 00

5- آؤٹ فیس

کل خرچہ = 24385 - 00 روپے

کل آمدنی = 24000 - 00

فالتو (ادھار) خرچہ = 385 - 00



## کاروائی اجلاس نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس

۳ مارچ ۱۹۹۷ء کوں نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس دا اجلاس جھوک سرائیکی وچ منعقد تھیا۔ اجلاس دی صدارت سئیں فیض اللہ شاہ نے کیتی۔ اجلاس وچ نگران کونسل دے ممبران سئیں ڈاکٹر اسلم ادیب، سئیں ڈاکٹر نصر اللہ ناصر تے سئیں ڈاکٹر سلیم ملک شرکت کیتی۔

تلاوت کلام پاک توں بعد سرائیکی ادبی مجلس دے مختلف معاملات تے بحث کیتی گئی۔ تے آکھیا گیا کہ نگران کونسل دے آئندہ اجلاس وچ مجلس دا پورا ریکارڈ پیش کیتا ونجے۔ سہ ماہی ”سرائیکی“ دی اشاعت کوں باقاعدہ بنایا ونجے۔ آئندہ اجلاس وچ آئین دی شق نمبر ۸ دے مطابق تمام اراکین دی رکنیت سازی دے فارم نگران کونسل تک پہنچا دتے ونجن تاں جو مجلس دے آئین دی دفعہ نمبر ۷ دی شق نمبر ۸ دی روشنی وچ رکنیت سازی دا حتمی فیصلہ کیتا ونج سکے۔ اجلاس وچ اے وی آکھیا گیا جو آئندہ اجلاس وچ پچھلے مالی سال دے حساب کتاب دے گوشوارے، اخراجات دی تفصیل وی پیش کیتی ونجے تے سرائیکی ادبی مجلس دے وسائل دے بعض حصے بہتر ہے جو مختلف لوکاں دے زیر استعمال ہن انہاں دے بارے تحریری

معاهدے ، انہاں دی آمدنی دی تفصیلات خاص طور تے نر سری ، ہیلتھ کلب ، کرائے  
کلب تے رہائشی مکان دے معاہدہ جات دا تفصیلی ریکارڈ پیش کیتا ونجے ۔ اجلاس وچ  
اے وی طے کیتا گیا جو نگران کونسل دا اجلاس جلد منعقد تھیس ی ۔ جیندے وچ  
آئندہ مالی سال دے پروگرام تے منصوبہ جات تے غور و خوص کیتا ویسی ۔ اجلاس  
تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہون توں بعد ۸ بجے رات ختم تھیا ۔

ایہ رسالہ حکومت پنجاب دی مالی امداد نال شائع کیتا ویندے

## کاروائی اجلاس نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس

۳ مارچ ۱۹۹۷ء کوں نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس دا اجلاس جھوک سرائیکی وچ منعقد تھیا۔ اجلاس دی صدارت سیں فیض اللہ شاہ نے کیتی۔ اجلاس وچ نگران کونسل دے ممبران سیں ڈاکٹر اسلم ادیب، سیں ڈاکٹر نصر اللہ ناصر تے سیں اکٹر سلیم ملک شرکت کیتی۔

تلاوت کلام پاک توں بعد سرائیکی ادبی مجلس دے مختلف معاملات تے بحث کیتی گئی۔ تے آکھیا گیا کہ نگران کونسل دے آئندہ اجلاس وچ مجلس دا پورا ریکارڈ پیش کیتا ونجے۔ سہ ماہی "سرائیکی" دی اشاعت کوں باقاعدہ بنایا ونجے۔ آئندہ اجلاس وچ آئین دی شق نمبر ۸ دے مطابق تمام اراکین دی رکنیت سازی دے فارم نگران کونسل تک پہنچادے ونجن تاں جو مجلس دے آئین دی دفعہ نمبر ۷ دی شق نمبر ۱ دی روشنی وچ رکنیت سازی دا حتمی فیصلہ کیتا ونج سکے۔ اجلاس وچ اے وی آکھیا گیا جو آئندہ اجلاس وچ پچھلے مالی سال دے حساب کتاب دے گوشوارے اخراجات دی تفصیل وی پیش کیتی ونجے تے سرائیکی ادبی مجلس دے وسائل دے وضع حصے بہتر ہے جو مختلف لوکاں دے زیر استعمال ہن انہاں دے بارے تحریری



معاهدے ، انہاں دی آمدنی دی تفصیلات خاص طور تے نر سمری ، ہیلتھ کلب ، کرائے  
کلب تے رہائشی مکان دے معاہدہ جات دا تفصیلی ریکارڈ پیش کیتا ونجے ۔ اجلاس دی  
اے وی طے کیتا گیا جو نگران کونسل دا اجلاس جلد منعقد تھیس ی ۔ بیندے دی  
آئندہ مالی سال دے پروگرام تے منصوبہ جات تے غور و خوص کیتا ویسی ۔ اجلاس  
تقریباً ۲ گھنٹے جاری رہون توں بعد ۸ بجے رات ختم تھیا ۔

ایہ رسالہ حکومت پنجاب دی مالی امداد نال شائع کیتا ویندے



جدید ترین ادارہ

اعلیٰ پرنٹنگ

بہاول پور میں

# ZAIDI PRINTERS COMPUTERIZED

کمر فل  
اشتراکات

لیٹر پیڈ

ورڈنگ کارڈ

دعوتی کارڈ

شادی کارڈ

For Quality  
PRINTING

زیدی پرنٹرز کمپیوٹرائزڈ

پبلشرز اینڈ آرڈر سپلائرز

Welcome Chowk,  
Railway Road, BWP.

877101

ویکم چوک ریلوے روڈ بہاول پور